عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

مُلتان

۷

رجب المرجب

۱۴۱۹ھ

نومبر

۱۹۹۸ء

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ٢/٧ ٣٥

قیمت فی شمارہ ١٠ روپے
سالانہ ١٠٠ روپے
بیرون ملک ١٠٠٠ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

رانا محمد طفیل جاوید

منیجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
☎ 061 514122
Fex : 061 542277

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زیر پرنٹرز ملتان: مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

مولانا محمد عبداللہ کی شہادت ——— (اداریہ)	۳
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کی گرفتاری ——— ادارہ	۴
معراج النبیؐ ——— حضرت مولانا سرفراز احمد خان صفدر	۶
خاتم النبیینؐ ——— حضرت مولانا عاشق الٰہی مدظلہ	۱۲
صدیق آباد کانفرنس کا عمومی جائزہ۔ ——— نمائندہ لولاک	۱۷
العرف الوردی فی اخبار المھدی۔ قسط ۵۔ ترجمہ قاری قیام الدین	۲۴
تبرکات ——— ادارہ	۳۰
ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان دشمن طاقتوں کی شخصی یادگار۔ علامہ ابو ٹیپو الازہری	۳۳
قادیانی مبالغے اور ان کی حقیقت ——— مولانا محمد نذر عثمانی	۳۷
عقیدہ ختم نبوت کی مذہبی اور تبلیغی اہمیت۔ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی	۴۱
شمع رسالت کا پروانہ ——— عزیز ملک	۴۳
جماعتی سرگرمیاں ——— ادارہ	۴۶
تبصرہ کتب ——— ادارہ	۵۳
چیف منسٹر پنجاب و چیف جسٹس لاہور سے گزارش ——— ادارہ	۵۵

—— اداریہ ——

عالم باعمل حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کی شہادت

۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد چیئرمین رویت ہلال کمیٹی، مہتمم جامعہ فریدیہ رکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ورکن عاملہ وفاق المدارس پاکستان اسلام آباد میں بڑی بے دردی سے شہید کردیئے گئے۔ اس روز کراچی میں ہمدرد دواخانہ کے مالک پاکستان کی ہردل عزیز شخصیت حکیم محمد سعید بھی شہید کردیئے گئے۔ حکیم صاحب مرحوم کے قاتلوں کے متعلق خبریں آرہی ہیں کہ وہ گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ لیکن مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے قاتل تاحال گرفتار نہیں ہوئے۔

ہردو حضرات پاکستان کی دینی، مذہبی وسیاسی شناخت تھے۔ ان کا ہر شخص احترام کرتا تھا۔ ان کی شہادت سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کے امن کی شہ رگ پر دشمن نے نشتر رکھ دیا ہے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اس دھرتی پر قدرت کا عطیہ تھے۔ عالم باعمل تھے، اخلاص ومحبت صدق وصفا کی تصویر تھے۔ غریبوں کے غمگسار تھے طبیعت میں مسکنت وعجز تھا تکبر سے کوسوں دور تھے اپنے پرائے ان کا احترام کرتے تھے۔ اسلام آباد میں آپ نے کلمہ حق ہمیشہ بلند کیا۔ مدتوں ان کے افضل الجہاد کے ترانوں کی صدا یاد رہے گی جو بھلانے سے بھی نہ بھلائی جاسکے گی وہ چلتی پھرتی قدرت کی نشانی تھے علمائے حق کی نسبت نے انہیں عالم بے بدل بنادیا تھا تحریک ختم نبوت، تحریک جہاد، تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک تحفظ مدارس، تحریک عظمت وناموس صحابہؓ واہل بیتؓ کے آپ سرخیل تھے۔ بڑے بڑے جابر ان کو نہ جھکا سکے۔ جبکہ موت نے بھی پیچھے سے بزدلانہ وار کیا وہ کیا گئے دل کی دنیا اجڑ گئی۔ اچھا ہوا کہ حکیم محمد سعید صاحب کے قاتل مل گئے۔ کیا حکومت مولانا مرحوم کے قاتلوں کو بھی گرفتار کرے گی؟ مولانا کے جانشین وصاحبزادے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے باپ کا جانشین بنائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ وخورد کی نیک تمنائیں، دعائیں اور تعاون ان کے لئے وقف ہے۔ جانے والے اللہ رب العزت آپ کی قبر کو بقعہ نور بنائے۔ تم عظیم تھے تمہاری عظمتوں کو سلام۔

چکوال میں ڈی ایس پی کا قتل
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کی گرفتاری

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت ملک عزیز کے نامور مذہبی راہنما عالم دین اور امن وسلامتی کے علمبردار ہیں۔ اندرون و بیرون ملک آپ کے رضا کاروں مریدین کا ایک بہت بڑا حلقہ ہے۔ ہزار مخالفتوں کے باوجود مخالفین بھی آپ کی نیکی اور تقوی کے قائل ہیں۔ آپ نے شیعہ سنی قضیہ میں ہمیشہ اہل سنت کی نمائندگی کی ہے۔ اور کبھی بھی راہ اعتدال سے ہٹنے نہیں پائے۔ آپ کی استقامت اور معقولیت پسندی پر اپنے پرائے سبھی رطب اللسان ہیں۔ ماہ محرم میں آپ کی قانون پسندی کے باعث چکوال میں امن قائم رہتا ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ بعض لابیاں اور ایجنسیاں جو پاکستان کے امن کو تہہ وبالا کرنے پر تلی ہوئی ہیں جو پاکستان کو امن وسکون سے محروم کرنے کے درپے ہیں۔ وہ جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کر رہی ہیں جن سے ملک عزیز کے امن کو نقصان پہنچے چکوال میں بعض لوگ قبرستان میں "قوالی" کرانے کے درپے تھے۔ اہل محلّہ قاضی صاحب مدظلہ کے پاس آئے۔ آپ نے تحریری درخواست انتظامیہ کو دینے کا حکم فرمایا۔ محلّہ کے لوگوں نے درخواستیں دیں۔ گفت وشنید ہوئی لیکن بایں ہمہ ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو قبرستان کی جگہ قوالی منعقد کی گئی۔ اہل محلّہ نے پھر انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ اسی اثناء میں سٹیج سے اعلان ہوا کہ باہر کے لوگ اندر آجائیں۔ تاکہ آپ کی حفاظت کی جاسکے۔ محلّہ کے لوگوں نے انتظامیہ سے شکایت کی۔ کشیدگی پیدا ہوئی، آنسو گیس کا استعمال ہوا، چند لمحوں بعد کہا گیا کہ ڈی ایس پی صاحب گولی لگنے سے ہلاک ہوگئے ہیں۔ شہر کے باہر کے سائیڈ کے محلّہ میں واقعہ ہوا۔ مدنی جامع مسجد، مدرسہ اظہار الاسلام، تحریک خدام اہل سنت، مدرسہ تعلیم النساء سب پر پولیس نے حملہ کیا۔ مسجد ومدرسہ کے تقدس کو پامال کیا، سوئے ہوئے افراد پر بے پناہ تشدد کیا، چھوٹے معصوم بچوں سمیت سب کو جیل میں لے جاکر بند کر دیا گیا۔ حضرت قبلہ پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دامت برکاتہم صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ خدام کے رفقاء کو شہر سے تلاش کر کے پابند سلاسل کیا گیا۔

یہ تمام ترکاروائی ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹری اطلاع کے مطابق ڈی ایس پی صاحب کو گولی چار فٹ سے لگی ہے۔ بظاہر ان کے کسی مخالف کی کارستانی ہے جو اس ڈرامہ کا مین کردار معلوم ہوتا ہے۔ کیا حکومت ان حالات میں حقائق کا سامنا کرے گی۔ تاکہ وطن دشمن ملک عزیز کے امن کے

قاتل لوگوں کی سازش کو بے نقاب کیا جائے۔ ضروری ہے کہ ہائی کورٹ کے جج سے آزادانہ واقعہ کی صحیح تفتیش کرائی جائے۔ صدر مملکت' وزیر اعظم اس پر فوری توجہ فرمائیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ خان رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث ہزاروں علمائے کرام کے استاذ بیسیوں کتب کے مصنف' متبحر عالم دین' عالم و مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا محمد موسیٰ خان کا لاہور میں ۱۹ اکتوبر کو انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان و خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ اویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) کی مکمل کاروائی اور کیسٹوں سے تمام مقررین حضرات کی لفظ بہ لفظ تقاریر نقل کر کے لولاک کے آئندہ شمارہ میں شائع کی جارہی ہیں۔ اس طرح لولاک کا آئندہ شمارہ

ختم نبوت کانفرنس نمبر

ہو گا۔ صفحات و قیمت کا تعین مضامین و تقاریر کے حجم کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ امید ہے کہ ایجنسی ہولڈر حضرات تعاون فرمائیں گے۔ سالانہ خریداروں سے علیحدہ اضافی قیمت نہیں لی جائے گی۔

(ادارہ)

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

معراج جسمانی قرآن وحدیث کی روشنی میں

تلخیص از افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلہ" من المسجد الحرام للمسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا • انہ ھو السمیع البصیر • پ ۱۵ بنی اسرائیل

(ترجمہ : پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے ارد گرد ہم نے برکت نازل کی ہے' تاکہ ہم اپنے بندہ کو اپنی نشانیاں دکھلائیں وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔)

آنحضرت ﷺ کو جسم عنصری کے ساتھ حالت بیداری میں ایک رات کے مختصر حصہ میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور پھر بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں سدرہ المنتہیٰ اور وہاں سے قرب الٰہی کے اس مقام تک کی سیر کرائی گئی' جہاں ملائکہ مقربین تک کا عروج نہیں۔ واقعہ معراج کا بیان قرآن کریم میں مجملاً" اور احادیث میں تفصیلاً" ذکر کیا گیا ہے۔

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے تین الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔ لفظ "سبحان"' لفظ "عبد" 'اور لفظ "اسری"

(۱) لفظ "سبحان" یہ لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ بڑی عجیب وغریب اور خوارق عادت نشانیاں دیکھنے میں آئیں تو یہ لفظ اس چیز کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جسم عنصری کے ساتھ حالت بیداری میں معراج کرائی گئی۔ ورنہ خواب کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جس پر اللہ تعالیٰ لفظ سبحان کا اطلاق کرتے۔

آیت میں لفظ "عبد" کا اطلاق کیا گیا ہے اور وہ جسم اور روح دونوں کے مجموعہ پر ہی بولا جاتا ہے۔

اگر آنحضرت ﷺ کو جسم مبارک کے ساتھ سیر نہ کرائی گئی ہوتی تو "اسری بعبدہ" کی بجائے "اسری بروح بعبدہ" ہوتا۔ چونکہ معراج جسم کے ساتھ حالت بیداری میں ہوئی اس لئے "عبد" کا لفظ بولا گیا۔

یہاں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو اللہ تعالیٰ نے لفظ "اسری" سے تعبیر فرمایا ہے اور "اسری" کا اطلاق حقیقتاً" رات کے اس سفر پر ہوتا ہے جو جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ہے :

"فاسر باھلک بقطع من اللیل"

لوط علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ رات کے کسی حصہ میں اپنے ماننے والے لوگوں کو ساتھ لے کر بستی سے باہر نکل جاؤ۔ یہاں جسم اور روح دونوں کو ساتھ لے کر جانا مراد ہے' نہ خواب اور کشف میں۔

"وما جعلنا الرویا التی اریناک الا فتنۃ للناس"

(ترجمہ : اور نہیں بنایا ہم نے وہ دکھلاوا جو ہم نے آپکو دکھایا' مگر لوگوں کے لئے آزمائش۔)

یہ آیت بھی آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کیونکہ اگر آپ کو معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ نہ کرائی گئی ہوتی تو اس میں لوگوں کے لئے فتنہ اور آزمائش کی کیا بات تھی۔ خواب کا معاملہ نہ فتنہ ہوتا ہے اور نہ آزمائش۔ واقعہ معراج کا لوگوں کے لئے فتنہ و آزمائش' تعجب و حیرت کا سبب بننا' اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کی معراج جسمانی ہی تھی۔ تبھی تو اہل مکہ کو استعجاب ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جن کو قرآن کریم کی بڑی سمجھ اور مہارت حاصل تھی فرماتے ہیں :

"ھی رویا عین اریھا رسول اللہ ﷺ لیلۃ اسری بہ" (بخاری شریف)

یہ معراج آنکھوں کا دکھلاوا تھا جو آنحضرت ﷺ کو شب "اسری" میں دکھلایا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ ہی حالت خواب کی نفی کرتے ہوئے "لا رئویا منام" کی تصریح بھی کرتے ہیں۔ کہ اس دکھاوے سے خواب کا دکھاوا وارد نہیں۔ (شفاء صفحہ نمبر ۸۷) الغرض قرآن کریم کا اسلوب بیان اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت اس چیز کو متعین کرتی ہے کہ "رئویا" سے آنکھوں کے ساتھ دکھاوا مراد ہے' خواب اور کشف مراد نہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

"ثم دنی فتدلٰی ٭ فکان قاب قوسین او ادنی ٭ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ٭ ماکذب الفواد ما رای ٭ افتمرونہ علیٰ مایری ٭ ولقد راہ نزلۃ اخری ٭ عند سدرہ المنتہیٰ ٭ عندھا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرہ مایغشیٰ ماز اغ البصر وماطغیٰ لقد ری من آیات ربہ الکبری ٭ "

(ترجمہ : پھر نزدیک ہوا پس اور نزدیک ہوا پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر

حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر جو بھیجا غلطی نہیں کھائی رسول کے دل نے جو دیکھا اب کیا تم اس سے جھگڑتے ہو جو اس نے دیکھا اور اس نے اس کو دیکھا ہے اترتے ہوئے ایک بار' اور وہ بھی سدرہ المنتھیٰ کے پاس' اس کے پاس ہے بہشت آرام سے رہنے کی۔ جب چھا رہا تھا اس بیری کے درخت پر جو کچھ بھی چھا رہا تھا' بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی بیشک دیکھے اس نے اپنے رب کے بڑے نمونے اور نشانیاں)

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کے اس سفر کا ذکر ہے جو بیت المقدس سے سدرہ المنتھیٰ اور پھر وہاں سے تقرب الٰہی کے جس خاص مقام تک بلائے گئے۔ اس سفر معراج میں آنکھ و دل نے حالت بیداری میں جنت و دوزخ کے مناظر اور قدرت خداوندی کی بہت سی نشانیاں دیکھیں اور ملاحظہ فرمائیں۔

آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :

"ثم ذھب بی الی سدرہ المنتھٰی فاذاورقھا کاذان الفیلۃ واذاثمرھا مثل قلال ھجر قال ھذاہ سدرہ المنتھٰی"

(ترجمہ : پھر مجھے سدرہ المنتھیٰ تک لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ بیری کے درخت کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح بڑے بڑے ہیں اور قبیلہ ہجر کے مٹکوں کی مانند اس کا پھل ہے۔ جبرائیل نے کہا یہ سدرہ المنتھیٰ ہے)

حضرات صحابہ کرامؓ "سورہ نجم" کی مذکورہ بالا آیت "ولقد راہ نزلۃ اخری" کی ضمیر کے مرجع میں دو رائے رکھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے راجع ہے' یعنی آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو سدرہ المنتھیٰ کے پاس دیکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر اکابر صحابہؓ یہ فرماتے ہیں کہ "ولقد راہ" کی ضمیر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی آنحضرت ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصلی شکل میں یہاں دوسری مرتبہ دیکھا۔ سدرہ المنتھیٰ کے مقام پر آنحضرت ﷺ کو دیدار خداوندی ہوا اور آپ نے یہاں اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یہاں دوسری مرتبہ دیکھا اس اختلاف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کے جسمانی آنکھوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں دو رائے رکھتے تھے۔ ایک جماعت رویت باری کی قائل اور دوسری جماعت انکار کرتی تھی۔ لیکن معراج جسمانی میں تو کسی صحابیؓ کو اختلاف نہ تھا حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ "رئویۃ" خداوندی کا تو انکار فرماتی ہیں ہاں معراج جسمانی کی قائل ہیں اور مقام سدرہ المنتھیٰ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کی "رئویۃ" پر زور دیتی ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ آیات قرآنی واحادیث مبارکہ اور

حضرات صحابہ کرامؓ کے نظریہ اور عقیدہ سے یہ بات واضح اور ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سفر معراج جسمانی اور حالت بیداری میں تھا۔ قریش اور دیگر اہل مکہ کا شور و غوغا‘ ہنگامہ ‘مذاق معراج جسمانی ہی کے موئید ہیں۔

لیجئے اب واقعہ معراج کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ تین فرشتے آئے اور انہوں نے مجھے بیدار کر کے میرا پیٹ چاک کیا اور میرا دل سونے کے تھال میں رکھ کر زم زم کے پانی سے خوب دھو کر ایمان و حکمت سے پر کر کے سی دیا۔ پھر خچر سے چھوٹا گدھے سے بڑا ایک جانور جسے براق کہتے ہیں میری سواری کے لئے پیش کیا گیا۔ جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی وہاں تک اسکا ایک ہی قدم ہوتا۔ پھر مجھے بیت المقدس لے جایا گیا‘ براق اس حلقے کے ساتھ باندھا گیا جہاں دوسرے انبیاء کرام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے۔ پھر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا۔ تمام پیغمبروں کو خدا تعالیٰ نے وہاں میرے لئے جمع کر دیا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق میں نے ان تمام انبیاء کی امامت کرائی اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر وہاں سے پہلے آسمان تک گئے‘ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کو کہا‘ دربان نے پوچھا کون ہے؟ کہا جبرائیل ہے‘ دربان نے کہا ساتھ کون ہے؟ بتایا گیا محمد ﷺ ہیں‘ پوچھا گیا کیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق انہیں بلایا گیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے علیک سلیک اور ملاقات ہوئی۔ انہوں نے صالح نبی اور نیک بیٹے کے ساتھ تعبیر کرتے ہوئے آپ کی آؤ بھگت کی۔ پھر وہاں سے دوسرے آسمان کے دروازہ سے سابق طریق سے اجازت طلب کرنے کے بعد پہنچے۔ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے سلام کیا۔ انہوں نے نبی صالح اور اخ الصالح سے خطاب کرتے ہوئے مرحبا کہا۔ پھر تیسرے آسمان کے دروازے سے طریق مذکور کے ساتھ استیذان کیا گیا۔ وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو بطریق مذکور سلام کیا اور ان کی حسین ترین صورت دیکھنے میں آئی۔ انہوں نے بھی بھائی صالح اور نبی صالح سے خوش آمدید کہا۔ پھر چوتھے آسمان پر اسطرح اجازت کے بعد گئے‘ وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے بھی دوسرے بزرگوں کی طرح مجھے مبارک باد دی۔ پھر وہاں سے پہلے کی طرح پانچویں آسمان پر اذن طلب کرنے کے بعد پہنچے‘ وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کو سلام کیا گیا‘ انہوں نے بھی مرحبا سے یاد کیا۔ پھر چھٹے آسمان پر گئے‘ وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ جب ہم ان سے رخصت ہی ہوئے تو رونے کی آواز آئی پوچھا گیا اے موسیٰ کیوں روتے ہو؟

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یہ نوجوان نبی میرے بعد دنیا میں آیا ہے اور اس کی امت میری امت سے کہیں زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوگی۔ پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے' وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے سلام عرض کیا' انہوں نے ابن صالح اور نبی صالح کے الفاظ سے یاد کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ پھر ان سے رخصت ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک مجھے لے جایا گیا۔ وہاں بیری کے درخت کے پتے جو دیکھے تو ہاتھی کے کان کی مانند تھے اور اس کا پھل قبیلہ ہجر کے مٹکوں کی طرح تھا وہ مقام احکامات خداوندی کے لئے ہیڈ کوارٹر کی مانند تھا۔ وہاں سے احکام اترتے اور چڑھتے ہیں۔ وہاں سونے کے پروانوں نے اس کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ وہاں سے چار نہریں پھوٹتی ہیں۔ دو باطنی جو جنت میں جاتی ہیں اور دو ظاہری جو نیل اور فرات۔ وہاں سے مجھے بیت معمور کے پاس لے جایا گیا جہاں پر روز ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے آتے ہیں پھر ان کو مدت العمر دوبارہ وہاں آنے کا موقع نہیں ملتا۔ مجھے وہاں تین پیالے پیش کئے گئے ایک دودھ کا دوسرا شراب کا اور تیسرا شہد کا میں نے دودھ کے پیالہ کو قبول کرلیا مجھے ارشاد ہوا کہ آپ نے انتخاب میں کمال کردیا دودھ سے دین فطرت مراد ہے اگر آپ خمر وغیرہ لے لیتے تو آپ کی امت بھٹک جاتی۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں اس ہدیہ خداوندی کو قبول کرتے ہوئے خوشی خوشی واپس آیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے سوال کیا۔ کیا کچھ انعام لائے' میں نے کہا پچاس نمازیں۔ انہوں نے فرمایا میں بنی اسرائیل پر پانچ سے کم نمازوں کا تجربہ کرچکا ہوں' آپ کی امت میری امت سے خلقت میں ضعیف اور کمزور ہے آپ اپنے رب سے تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں پھر واپس گیا' اللہ تعالیٰ دس دس' پانچ پانچ' نمازیں میرے بار بار آنے جانے سے معاف کرتے رہے' حتیٰ کہ پانچ رہ گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کا مطالبہ پیش کرنے کو کہا لیکن میں نے کہا مجھے اب شرم آتی ہے' اس لئے میں ان کو بطیب خاطر قبول کرتا ہوں' اتنے میں غیب سے آواز آئی کہ ہمارے ہاں پہلے سے ہی یہ پانچ نمازیں طے ہوچکی تھیں۔ باقی پچاس باعتبار اجر وثواب کے تھیں' کیونکہ ہر نیکی کا ادنیٰ بدلہ دس گنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اور مجھے وہاں ایک تو پانچ نمازیں ملیں۔ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری آیات اور تیسرے یہ کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے گا اس کی بخشش ہوگی۔ میں یہ نعمتیں اور خوشخبریاں لے کر صبح سے پہلے مکہ پہنچ گیا۔ جب یہ واقعہ مشرکین نے سنا تو اودھم مچادیا۔

تمام روایات کو سامنے رکھ کر معراج کے اہم واقعات وجزئیات کا ترجمہ پیش کردیا ہے جس سے واقعہ معراج کی ابتدا صعود الی السماء حضرات انبیاء علیہم السلام سے اجتماعی اور انفرادی ملاقات'

نمازوں کی فرضیت‘ عجائبات قدرت کا مشاہدہ پر کافی اور شافی روشنی پڑتی ہے۔ احادیث معراج پینتالیس (۴۵) صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ ان مجموعہ روایات میں کہیں اجمال ہے کہیں تفصیل ہے اور کہیں تقدیم و تاخیر‘ لیکن ایسی لمبی روایت میں ایسا ہو جانا ناگزیر امر ہے اس سے اصل واقعہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کی تفصیلات اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اسلام میں فلسفیانہ موشگافیوں کے فکری مریض کچھ افراد نے واقعہ معراج کا یکسر انکار کیا ہے۔ ان ملحدوں میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ جس نے واقعہ معراج جسمانی کو رومانی کشفی اور خواب کہہ کر امت مسلمہ کے اس اتفاقی اور اجتماعی مسئلہ میں مختلف شبہات و مغالطے ڈالنے کی مذموم کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیدا کردہ اشکالات کے کافی و شافی جوابات حضرت شیخ الحدیث نے اپنے رسالہ ”چراغ کی روشنی“ میں دے دیئے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کی اندرون سندھ بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش

شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر شبان ختم نبوت واقع جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں امیر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم جناب ملک وسیم صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا ابو طلحہ محمد راشد مدنی صاحب و مرکزی کمیٹی شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم اور شبان ختم نبوت کے یونٹ جوہر آباد اور یونٹ قائد اعظم کالونی کی کمیٹیوں کے عہدیداران اور مجاہدین شبان ختم نبوت کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اجلاس میں قادیانیوں کی نواب شاہ میں بڑے پیمانے پر لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک بڑی تعداد میں تقسیم کئے جانے پر اور سادہ لوح افراد میں ڈش انٹینا مفت تقسیم کئے جانے پر گہرے غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان اور حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی ان شرپسند سرگرمیوں پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرکے سخت سزائیں دی جائیں۔ بصورت دیگر حکومت نتائج کی ذمہ دار ہوگی۔

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آیت ختم نبوت کی تفسیر

اللہ تعالیٰ شانہ نے سورہ الاحزاب میں فرمایا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما.

تمہارے مردوں میں سے محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

آیت بالا میں یہ فرمایا گیا کہ تم میں جو رجال ہیں یعنی بالغ مرد ہیں رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی کے نسبی باپ نہیں' ہاں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نبوت ختم فرمادی' آپ ﷺ پر نبوت ختم کردی گئی تو رسالت بھی ختم کردی گئی۔ کیونکہ ہر رسول نبی بھی ہوتا تھا۔ رسول کا اطلاق صاحب شریعت جدیدہ کے لئے تھا۔ اور نبی کا اطلاق ہر پیغمبر پر ہوتا تھا۔ صاحب شریعت جدیدہ ہو یا نہ ہو' لہٰذا آپ ﷺ کو خاتم النبیین فرمانے سے آپ ﷺ کے خاتم الرسل ہونے کا بھی اعلان ہوگیا۔

آپ ﷺ سے پہلے جو انبیاء اور رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے تھے وہ خاص قوم کے لئے اور محدود وقت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے' خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ قیامت تک تمام جنات اور تمام انسانوں اور تمام قوموں اور قبیلوں اور تمام زمانوں اور تمام مکانوں کے بسنے والوں کے لئے رسول ہیں اور نبی ہیں۔ سورۃ سبا میں فرمایا۔

وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

آپ کے بعد جو بھی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے' گمراہ ہے' کافر ہے۔ اور اس کی تصدیق کرنے والا بھی گمراہ ہے کافر ہے اور آیت قرآنیہ کا منکر ہے جس میں صاف اس بات کا اعلان کردیا ہے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ احادیث شریفہ صحیح اسانید کے ساتھ زیادہ کثیر تعداد میں کتب حدیث میں مروی ہیں جن میں واضح طور پر یہ بتایا ہے کہ محمد ﷺ پر نبوت اور رسالت ختم ہے ان احادیث کو بعض اکابر نے اپنے

رسائل میں جمع بھی فرمادیا ہے۔

یاد رہے کہ خاتم النبیین حضرت امام عاصم کوفی کی قرآت میں بفتح التاء ہے اور ان کے علاوہ دیگر قراء کی قرآت میں بکسر التاء خاتم النبیین ہے۔ خاتم (تا کے زبر کے ساتھ) مہر کے معنی میں آتا ہے اور خاتم (تا کے زیر کے ساتھ) صیغہ اسم فاعل ہے جس کے معنی ہیں ختم کرنے والا' دونوں قراءتوں کا مال ایک ہی ہے' یعنی آخر الانبیاء سیدنا محمد رسول ﷺ خاتم النبیین بھی ہیں یعنی آپ کی تشریف آوری سے سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔ اور آپ ﷺ خاتم النبیین بھی ہیں یعنی آپ کی ذات گرامی کو نبیوں کے لئے مہر بنادیا گیا۔ جیسے مہر آخر میں لگائی جاتی ہے اسی طرح آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

یہ دوسری قرات جو تا کے زبر کے ساتھ ہے' قرآت متواترہ ہے۔ اس کا انکار بھی کفر ہے۔ ہم نے خصوصیت کے ساتھ یہ قرآت اس لئے ذکر کی ہے کہ بعض ملحدوں نے خاتم النبیین (بفتح التاء) کا ترجمہ افضل النبیین کرکے آنحضرت ﷺ کے.... خاتم النبیین ہونے کا انکار کیا ہے۔

گزشتہ صدی میں نصاریٰ کے کہنے سے پنجاب کے ایک آدمی یعنی غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کردیا تھا۔ نصاریٰ کو اس سے اپنا مقصد نکالنا مقصود تھا۔ انہوں نے اس جھوٹے نبی سے جہاد شرعی منسوخ کرنے کا اعلان کرایا' اور اسے اور اس کے ماننے والوں کو دنیاوی لالچ دے کر اپنا لیا۔ دنیا کے طالب اس شخص کی جھوٹی نبوت کا اقرار کرتے چلے گئے اور جب اس کے سامنے آیت قرآنیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پیش کی تو طرح طرح کی تاویلیں کرکے اس کو رد کردیا اور آیات کے معانی اور مفاہیم اپنی طرف سے تجویز کردیئے اور نبوت کی قسمیں بنالیں۔ اور حقیقی اور ظلی اور بروزی کی تقسیم جاری کردی۔ تاوقت تحریر ان لوگوں کی جماعت موجود ہے جو یہود ونصاریٰ کی سرپرستی میں پرورش پارہی ہے۔ اور اسلام اور قرآن اور مسلمانوں کی دشمنی میں برابر لگی ہوئی ہے۔

یہ ایک موٹی سی بات ہے کہ جو شخص قرآن کی کسی آیت کا منکر ہو وہ نبی تو کیا ہوگا' ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی نہیں وہ تو ملحد اور زندیق اور کافر ہے۔ تمام مسلمان ملحدوں اور زندیقوں سے چوکنا رہیں۔ یہ لوگ ایمان کے ڈاکو ہوتے ہیں۔ احادیث شریفہ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے پہلے تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ اس بات کو سامنے رکھ کر قادیانی کہتے ہیں کہ اگر محمد ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے تو وہ کیسے آئیں گے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ بات بتا کر یہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو نئی نبوت لے کر نہیں آئیں گے' وہ محمد رسول ﷺ کی شریعت کے تابع ہوں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ اور امت محمدیہ سے شریعت محمدیہ پر عمل کرائیں گے وہ رسول ﷺ کی تشریف آوری

سے پہلے ہی نبی تھے۔ جنہیں آسمان پر اٹھالیا گیا تھا۔ دنیا میں آکر دجال کو قتل کر کے شادی کر کے مسلمانوں کے ساتھ رہ کر وفات پا جائیں گے اس سے محمد رسول ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ شریعت محمدیہ میں جزیہ لینا مشروع ہے وہ اس کو منسوخ کردیں گے۔ اس منسوخ کرنے کی خبر رسول ﷺ نے پیشگی دیدی ہے' للذا یہ بھی آپ ﷺ کا ہی منسوخ کرنا ہوا۔

حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نزول عیسیٰ بن مریم فی آخر الزمان کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ اس میں معجم کبیر للطبرانی اور کتاب البعث والنشور للبیہقی سے حدیث نقل کی ہے اور اس کی سند جید بتائی ہے۔ جس میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول ﷺ کی ملت پر ہوں گے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه یلبث الدجال ماشاء اللہ' ثم ینزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد وعلی ملته امام هدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا'' (بخاری صفحہ ۴۹۰) لفظ حکما'' کے تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری (صفحہ ۴۹۱ جلد ۶) میں لکھتے ہیں۔'' والمعنی انه ینزل حاکما'' بهذه الشریعة فان هذه الشریعة باقیة لا تنسخ بل یکون عیسیٰ علیه السلام حاکما'' وفیه روایة اللیث شهاب عن مسلم حکما مقسطا وللطبرانی من حدیث عبداللہ ابن مغفل ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقا بمحمد علی ملة ''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔'' ای ینزل حاکما بهذه الشریعة لا ینزل نبیا'' برسالة مستقلة وشریعة ناسخة بل هو حاکم من حکام هذه الامة '' (مسلم صفحہ ۸۷ جلد ۱)

اس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہم ابھی اوپر عرض کرچکے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے' شریعت اسلامیہ محمدیہ کے مطابق ہی فیصلہ دیں گے' مستقل نبی نہ ہوں گے اور نہ مستقل شریعت لے کر آئیں گے جو محمد رسول ﷺ کی شریعت کو منسوخ کردیں بلکہ وہ اسی امت کے حکام میں سے ایک حاکم ہوں گے۔

قادیانی جماعت آیت کریمہ کی تصریح کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ انہوں نے خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کی ہے اور اس کا معنی افضل النبیین بتایا ہے۔ ان جاہلوں کو معلوم نہیں کہ قراۃ متواترہ میں ایک قراءت تا کے زیر کے ساتھ بھی ہے۔ ان کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔

قادیانیوں نے ختم نبوت کا انکار کرنے کے لئے ایک یہ بات نکالی ہے کہ حدیثوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے تشریف لانے کی خبر ہے۔ اور ہم جسے نبی مانتے ہیں سووہی مسیح ہے۔ ان لوگوں کی تردید کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جگہ جگہ مسیح ابن مریم فرمایا ہے۔ دنیا جانتی ہے اور قادیانیوں کو بھی علم ہے کہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام مریم نہیں تھا۔ ملحدوں اور زندیقوں کو قرآن وحدیث ماننا نہیں ہوتا' اپنی تاویلات و تحریفات کے پیچھے چل کی ملعون ہوتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اگر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا پابند ہوتا تو جہاد کو کیوں منسوخ کرتا۔ شریعت میں جہاد قیامت تک جاری ہے۔

درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی کا حکومت برطانیہ اور تمام نصرانی اور یہودی حکومتوں کے نزدیک یہی تو سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کردیا اس کے اسی اعلان کی وجہ سے تو نصرانی اور یہودی حکومتیں اس کی جماعت کو گلے لگائے ہوئے ہیں اور جہاں قادیانی دفتر قائم کرنا چاہیں ان کے دفاتر قائم کراتی ہیں۔ اور ان کی پشت پناہی اور پرورش کرتی ہیں۔ ہر عقلمند انسان اس بات پر غور کرے کہ کافر حکومتوں کو ان کی پرورش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

جب علماء اسلام کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں تو انہیں ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک رسول ﷺ کو خاتم النبیین ماننے والے اور قرآن کے مطابق عقیدہ رکھنے والے کافر ہیں۔ یہ لوگ جس شخص کو نبی مانتے ہیں اس نے خود اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی بلکہ ولدالحرام کہا ہے۔

قادیانیو ! جب تم مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور یہ مانتے ہو کہ ان کی جماعت الگ ہے اور تم ان سے علیحدہ ہو تو برا ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح تم یوں کہہ دو کہ ہم مسلمان نہیں ہیں ہم تمہارا پیچھا چھوڑدیں گے۔ تمہیں اصرار ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ حالانکہ عرب وعجم کے اکابر نے تمہیں کافر قرار دے دیا ہے' پاکستانی قومی اسمبلی نے تمہارے کافر ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ ساؤتھ افریقہ کی نصرانی حکومت کی سپریم کورٹ نے تمہارے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کردیا ہے تو تم کس منہ سے کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ سورہ الحج میں تو فرمایا ہے کہ "ھو سماکم المسلمین من قبل" اس میں خاتم النبیین محمد ﷺ کی امت کو مسلمین کا لقب دیا ہے۔ تم محمد ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے ہو تو تمہارا ان سے کیا جوڑ ہے۔ اگر تمہیں لفظ کافر اور غیر مسلم ایسا ہی ناگوار ہے تم کم از کم یوں ہی اعلان کردو کہ ہم ہیں تو مسلم لیکن وہ مسلم نہیں جو حاملین قرآن ہیں اور محمد ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ فریب دینے کی کیا

ضرورت ہے تم خود اس پر غور کرلو۔

بات اصل یہ ہے کہ جب کسی جماعت کی بنیاد جھوٹ فریب دغابازی پر ہوتی ہے تو اسی کے مطابق اسے چلنا پڑتا ہے۔ ورنہ جماعت ہی ختم ہو جائے گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

جب معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھ دے تو ثریا تک دیوار ٹیڑھی چلی جائے گی۔ اے قادیانیو! یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ کافر دوزخ میں جائیں گے ان کی بخشش نہیں ہے اور اسی لئے تم اپنے یہ لفظ گوارا نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ تو سوچو کہ قرآن کریم کی آیت کا انکار کرنے سے تم پر کفر کیسے عائد نہیں ہوگا۔ کسی بھی ایک آیت کا انکار کفر ہے اور تحریف بھی کفر ہے اور تکذیب بھی کفر ہے۔ ہمیں تمہاری خیر خواہی مقصود ہے۔ دنیا کے مفاد کو چھوڑو کفر سے توبہ کرو' قرآن کے ماننے والے بنو' محمد رسول ﷺ کو خاتم النبیین مانو اگر کفر پر تمہاری موت آگئی تو قیامت کے دن پچھتاؤ گے اور اس وقت پچھتانا کام نہیں آئے گا۔ اس وقت اپنے بہکانے والے اور گمراہ کرنے والے پر بھی لعنت کرو گے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت کریمہ جس میں محمد رسول ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان ہے اس کے تین صفحات کے بعد قرآن مجید میں کافروں کی بدحالی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا. وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا واضلونا السبیلا. ربنا آتھم ضعفین من العذاب والعنھم لعنا کبیرا.

(جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے' یوں کہتے ہوں گے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور یوں کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا' سو انہوں نے ہم کو راستہ سے گمراہ کیا تھا' اے ہمارے رب ان کو دہری سزا دیجئے اور ان پر بڑی لعنت کیجئے)۔

جن لوگوں نے تمہیں گمراہ کیا ہے آیت کریمہ کے واضح مفہوم کی تحریف کرنے پر ڈالا ہے ان کی باتوں میں نہ آؤ۔ اس دنیا میں تو ان کو اپنا بڑا مان رہے ہو' دوزخ میں ان پر لعنت کرو گے اور ان کے لئے ڈبل عذاب کی دعا مانگو گے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

کا عمومی جائزہ

نمائندہ لولاک

الحمدللہ امسال ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء جمعرات، جمعہ کو ۱۷ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس شب وروز حسب سابق تزک واہتمام سے منعقد ہوئی۔ کراچی سے لے کر خیبر تک، ملک عزیز کے کونہ کونہ سے ختم نبوت کے پروانوں نے دیوانہ وار کانفرنس میں شرکت کی۔ سندھ، سرحد، بلوچستان، پنجاب کے عوام وخواص نے اس پلیٹ فارم پر جس طرح رحمت دوعالم ﷺ کی ذات اقدس کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس پر رب کریم کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

کانفرنس میں امسال اتنی حاضری تھی کہ سابقہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ درمیان میں موسم خراب ہوا لیکن بایں ہمہ باری تعالیٰ کا کرم کہ کانفرنس کی کارروائی رکنے نہ پائی۔ جمعہ کے روز مسجد کے محراب سے مین گیٹ تک مسجد، مدرسہ، صحن، برآمدہ، لائبریری، تمام بھرے ہوئے تھے۔ الحمدللہ کھانے کا نظم ٹھیک رہا۔ ایک آدھ بار بجلی نے گڑبڑ کی، لیکن وہ وقتی اور عارضی چند منٹوں کے لئے، پھر اسی طرح نظم شروع ہوجاتا تھا۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ امسال پروگرام کس قدر قدرت نے پورا کرایا۔ ذیل میں تمام اجلاس کی ترتیب وار فہرست شائع کی جاتی ہے۔

پہلا اجلاس ۱۵ اکتوبر صبح گیارہ بجے تا نماز ظہر

زیر صدارت : حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

تلاوت : قاری محمد افضل صاحب

نعت : مولوی امیرالدین سرگودھا

افتتاحی خطاب : حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

خطاب عام : حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

دوسرا اجلاس ۱۵ اکتوبر بعد نماز ظہر تا عصر

سرپرست : حضرت اقدس امیر مرکزیہ دامت برکاتہم

مہمان خصوصی : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

صدارت : صاحبزادہ طارق محمود صاحب

تلاوت : قاری محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ

نعت : جناب شہادت علی طاہر جھنگوی

خطاب : حضرت مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ' حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ خطیب جامع مسجد اسلام آباد' خطیب پاکستان بن خطیب اسلام حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب' مناظر اسلام امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب

اجلاس خصوصی : بعد از عصر محفل سوال وجواب' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' بعد از مغرب مجلس ذکر حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب

تیسرا اجلاس ۱۵ اکتوبر بعد نماز عشاء

صدارت : حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم

تلاوت : قاری نصیر احمد

نعت : محمد شریف ماہی' جناب حنیف شاہد' طاہر جھنگوی

خطاب : حضرت مولانا عبدالواحد' مولانا فتح محمد صاحب منصورہ' مولانا عبدالمالک منصورہ' قاری سعید احمد اسعد خوشاب' محمد الیاس گھمن' حضرت مولانا محمد فیروز خان صاحب' حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' حضرت میاں محمد افضل، جمیعت اہل حدیث' مولانا زبیر احمد ظہیر' محمد افضل چنیوٹی' سردار محمد خان لغاری' حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی' حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔ (رات دو بجے کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا)

۱۶ اکتوبر بعد نماز فجر مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے درس قرآن مجید ارشاد فرمایا

چوتھا اجلاس ۱۶ اکتوبر دس بجے تا اذان جمعہ

تلاوت : قاری محبوب الٰہی صاحب' قاری محمد عبداللہ صاحب

خطاب : مولانا عبدالرحیم لیہ' مولانا محمد علی بدین' مولانا غلام اکبر ڈیرہ غازی خان' حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی کوئٹہ' حضرت مولانا نور الحق نور پشاور' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا عبدالواحد ڈاور' حضرت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ ' حضرت مولانا محمد اکرم اعوان ' قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن ' خطبہ جمعہ وامامت قائد جمیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن

پانچواں آخری اجلاس ۱۶ اکتوبر بعد نماز جمعہ تا عصر

صدارت : حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم

تلاوت: حضرت قاری محمد صدیق فیصل آباد

نعت : شاعر اسلام جناب سید امین گیلانی صاحب

خطاب : حضرت مولانا سید عبدالجید ندیم ' حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری

عصر کی نماز سے قبل الوداعی اختتامی دعا مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ نماز کے بعد بخیر وخوبی قافلوں کی واپسی شروع ہو گئی۔ یوں ۱۵ اکتوبر کی صبح شروع ہونے والا اجلاس ۱۶ اکتوبر کی نماز عصر پر اختتام پذیر ہوا۔ فلحمدللّٰہ اولاً و آخراً کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری ومنتظم اعلیٰ ایڈیٹر "لولاک" صاحبزادہ طارق محمود تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ' حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی نے آپ کی معاونت کی۔ کھانا پکوانے کے انچارج حضرت مولانا غلام حسین صاحب اور ان کے معاون حضرت مولانا احمد بخش تھے۔ سامان کی فراہمی حضرت مولانا بشیر احمد ' حضرت حاجی عبدالرشید ' اور مولانا محمد اسحاق ساقی کے ذمہ تھی۔ باہر کے پنڈال میں کھانا کھلانے کا اہتمام حضرت قاری محمد ابراہیم صاحب کی سرپرستی میں قاری محمد ابوبکر ' قاری محمد اشفاق کی نگرانی میں جامعہ طیبہ فیصل آباد ' جامعہ محمودیہ جھنگ ' مفتاح العلوم سرگودھا ' کے طلباء وعلماء نے اس کام کو سرانجام دیا۔ پانی کی نگرانی مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اختر کے ذمہ تھی۔ خاص مہمانوں کی خدمت کا نظام مولانا فقیر اللہ اختر ' مولانا عبدالعزیز ' مولانا عزیز الرحمان ثانی اور قاری محمد رمضان کے سپرد تھی۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے حرکۃ الجہاد الاسلامی کے رفقاء سمیت سیکورٹی کے نظام کی سرپرستی فرمائی۔ مولانا محمد علی ' مولانا عبدالرزاق مجاہد ' نے مہمانوں کو ان کی رہائش گاہوں تک پہنچانے کا نظم سنبھالا ہوا تھا۔ حضرت قبلہ ناظم اعلیٰ صاحب ' مولانا خدا بخش ' مولانا غلام مصطفیٰ صاحب تمام امور کی نگرانی فرماتے رہے۔ مولانا ضیاء الدین ' مولانا قاضی احسان احمد ' قاضی رضوان احمد ' رانا محمد طفیل جاوید ' نے کھانے کے پنڈال کے تمام امور کی نگرانی کی۔ استقبالیہ پر قاری محمد عثمان ' قاضی امتیاز ' قاضی انوار کی ڈیوٹی تھی۔ مکتبہ پر قاری محمد حفیظ اللہ اور مولانا عبدالخالق تھے۔ غرض یہ کہ جس ساتھی کے ذمہ جو ڈیوٹی تھی اس نے کمال ذمہ داری سے اس کو پورا کیا۔ کانفرنس کے مقررین کے تمام بیانات تو اگلے شمارہ میں شائع ہوں گے۔ البتہ کانفرنس میں منظور ہونے والی قرار دادیں پیش خدمت ہیں۔

قراردادیں

۱ یہ اجتماع قادیانی فتنہ کے احتساب کے ضمن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون وبیرون ملک سرگرمیوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام دینی' سیاسی جماعتوں کے کارکنوں اور قائدین سے استدعا کرتا ہے کہ وہ سیاسی وابستگیوں اور ذاتی مفادات سے بالا تر ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ' قادیانیت کی بیخ کنی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد واتفاق کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔ اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں مشترکہ جدوجہد میں حصہ لیں۔

۲ یہ اجتماع۔۔۔۔۔۔۔ ماضی کے متفقہ شریعت بل کو نظرانداز کرنے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو بائی پاس کرنے کے باوجود قومی اسمبلی میں شریعت بل منظور کرنے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے عملی نفاذ کے لئے حکومت کے دائرہ اختیار میں ممکنہ اقدامات کا فی الفور اعلان کیا جائے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت سود سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر کی گئی اپیل واپس لے۔ اتوار کی بجائے جمعہ کی تعطیل بحال کرے۔ نیز وزیر اور مشیر خواتین کی چھٹی کرے تاکہ نفاذ شریعت سے متعلق حکومت کا اعتماد عوام میں قائم ہو سکے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا بھی اعلان کیا جائے۔

۳ یہ اجتماع بھارتی ایٹمی دھماکوں کے جواب میں کئے گئے پاکستان کے چھ ایٹمی دھماکوں پر مسرت وانبساط کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ یہ اجتماع محسن پاکستان اور سپوت اسلام ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی فقید المثال خدمات' تاریخ ساز کارناموں' جذبہ حب الوطنی' پیہم جدوجہد پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

۴ یہ اجتماع مختلف اسلامی ممالک خاص طور پر عراق' سوڈان' الجزائر اور لیبیا پر امریکہ اور اس کے حواری ممالک کی بے جا مداخلت اور اقتصادی ومعاشی پابندیاں عائد کرنے کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سلامتی کونسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان ممالک پر روا رکھی گئی پابندیوں کو واگذار کروانے میں اپنا کردار ادا کرے۔

۵ یہ اجتماع عالم اسلام کے ہردل عزیز رہنما اسامہ بن لادن کی پرزور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ ان کے خلاف امریکہ کی مذموم پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہ اجتماع امریکی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر اسامہ بن لادن کو نقصان پہنچانے یا گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی تو پورے عالم اسلام میں امریکہ کے خلاف تحریک چلائی جائے گی۔

۶ یہ اجتماع بوسنیا، چیچنیا، برما، کسوو، مورو قبائل (فلپائن) فلسطین اور بالخصوص کشمیر میں مسلمان مجاہدین کی جدوجہد آزادی کی حمائت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سلامتی کونسل اور عالمی ضمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مختلف خطوں اور علاقوں میں مسلم کش پالیسی اختیار کرنے والے ممالک کو انسانی حقوق کے حوالہ سے روکنے کے اقدامات کئے جائیں۔

۷ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خود مختاری، آزادی اور قومی وقار کا تقاضا یہ ہے کہ ملکی دفاع، اقتصادی استحکام، اور ایٹمی ترقی کے لئے بیرونی دباؤ کے باوجود سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے جائیں۔

۸ یہ اجتماع افغانستان اور سوڈان میں پھینکے گئے امریکی کروز میزائلوں کی ناپاک کارروائی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ پاکستان کے فضائی راستے سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر بزدلانہ امریکی حملہ کے خلاف نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی حکومت کو متنبہ کیا جائے کہ وہ آئندہ پاکستان کے راستوں سے کسی بھی کارروائی سے گریز کرے۔

۹ یہ اجتماع افغانستان میں طالبان کی حکومت کی مکمل تائید وحمایت کرتے ہوئے ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلامی شرعی ریاست کے قیام کے لئے منظم نظام حکومت وضع کرے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکی سازش کو ناکام بنانے کے لئے ایران، افغان کشیدگی اور سرحدوں پر جنگی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کرے۔ یہ اجتماع ربانی بھارت گٹھ جوڑ کی مذمت کرتا ہے۔

۱۰ یہ اجتماع گیمبیا کی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اور ان کے فنڈز بھی ضبط کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ افریقی ممالک کے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے بچانے کے لئے ۷۴ء کے قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے کے علاوہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے یادگار فیصلوں کا ریکارڈ فراہم کیا جائے تاکہ افریقی مسلمان قادیانی مذہب کے عقائد اور اس کی حقیقت واصلیت سے باخبر ہو سکیں۔

۱۱ یہ اجتماع کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی تعیناتی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاک مسلح افواج سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے کیونکہ وہ اپنے الہامی عقیدے کے مطابق جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔

۱۲ یہ اجتماع حقوق انسانی کی مختلف تنظیموں کی طرف سے پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں اور بالخصوص قادیانیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے بے بنیاد الزامات کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایک مخصوص ٹریبونل قائم کیا جائے جو غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے حتمی رپورٹ تیار کرے یہ رپورٹ

ان تمام ممالک کی حکومتوں کو بھیجی جائے جہاں قادیانی مختلف حیلوں بہانوں اور جھوٹے الزامات کی بنیاد پر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

۱۳ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان حد امتیاز قائم رکھنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں شناختی کارڈ میں مسلمان‘ قادیانی‘ عیسائی‘ یہودی‘ ہندو‘ کی تصریح کی جائے۔ تاکہ قادیانی دنیا بھر میں مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مکہ ومدینہ پہنچ کر حرمین شریف کا تقدس پامال نہ کرسکیں۔ قادیانیوں کی شناخت اس لئے بھی ضروری ہے چونکہ سعودی عرب حکومت نے غیر مسلم قادیانیوں کا داخلہ اپنے ہاں ممنوع قرار دے رکھا ہے۔

۱۴ قادیانی جماعت نے قومی وصوبائی اسمبلی میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے انتخاب کے لئے بائیکاٹ کررکھا ہے۔ انتخابات کے مواقع پر بعض قومی اخبارات میں اشتہار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اور یہ کہ ایسے انتخابات میں حصہ لینا ان کے عقائد اور ضمیر کے خلاف ہے۔ شریعت کورٹ وسپریم کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرنا۔ آئین وقانون کی اس کھلی بغاوت کی جسارت پر قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام فنڈز بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

۱۵ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت سے متعلق قانون واپس لینے کے مسلسل مطالبہ کو پاکستان کے معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو خبردار کیا جائے کہ وہ ہمارے دینی معاملات میں بے جا مداخلت سے باز رہیں۔

۱۶ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی اداروں کی واپسی کے ضمن میں دیئے گئے قادیانی جماعت کے ادارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ‘ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ اور دیگر تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ واپس لے کر یہ ادارے سرکاری تحویل میں رہنے دیئے جائیں یا تعلیمی ادارے چلانے والی مختلف مسلم انجمنوں کو دیئے جائیں۔

۱۷ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شریعت بل کی منظوری کے بعد ٹیلی ویژن کا قبلہ درست کیا جائے۔ ٹی وی اور اسٹیج کے مخلوط ڈراموں کے ذریعہ پھیلائی جانے والی منظم فحاشی اور بے حیائی بند کی جائے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹیلی ویژن پر خاندانی منصوبہ بندی کے اخلاق باختہ‘ غیر مناسب اور غیر اسلامی اشتہارات کا سلسلہ بند کیا جائے اور ملکی اخبارات کو پابند کیا جائے وہ فلمی ایڈیشنوں اور رنگین عریاں فحش تصاویر شائع نہ کریں۔

۱۸ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ نام سرکاری طور پر تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے اور دریائے چناب پر تعمیر ہونے والے نئے پل کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کیا جائے۔

۱۹ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فتنہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز ذکریوں کو ان کے مخصوص خود ساختہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۰ یہ اجتماع حکومت سندھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ چک نمبر ۴ نوکوٹ ضلع میرپور خاص میں قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کی مسجد گرانے پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور سندھ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فتنہ اور شر پھیلا کر لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے والے قادیانیوں اور انہیں آشیرباد دینے والے پولیس افسروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

۲۱ ربوہ شہر میں قادیانیوں نے ناجائز تجاوزات کے ذریعہ اندھیر گردی مچا رکھی ہے۔ کمیٹی کے گراسی پلاٹوں پر اندھا دھند تعمیرات جاری ہیں۔ جبکہ پورے ملک میں ناجائز تجاوزات ختم کئے جا رہے ہیں۔ مسلم کالونی ربوہ میں پلاٹوں پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں۔ محکمہ نے چپ سادھ رکھی ہے۔ محکمہ الاٹیوں کو تنگ کر رہا ہے۔ مکان کی تعمیر مکمل ہونے پر سرٹیفکیٹ کے حصول پر رشوت طلب کی جاتی ہے۔ قسطیں چکائے جانے' نقشہ کی منظوری اور مکمل تعمیر کے باوجود پلاٹ کینسل کئے جاتے ہیں۔ یہ اجتماع وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

۲۲ یہ اجتماع دہشت گردی' تخریب کاری کے نتیجہ میں مولانا شعیب ندیم' مولانا حبیب الرحمن صدیقی کی شہادت اور دیگر افراد کی ہلاکت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

۲۳ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ معروف عالم دین مولانا قاضی مظہر حسین' علامہ علی شیر حیدری' مولانا اعظم طارق اور دیگر دینی راہنماؤں کو فی الفور رہا کیا جائے۔

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر ۵

وأخرج (ك) نعیم بن حماد . والحاکم عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال : قال رسول الله ﷺ : « فی ذی القعدة تجاذب القبائل وعامئذ ینهب الحاج فتکون ملحمة بمنی حتی یهرب صاحبهم فیبایع بین الرکن والمقام وهو کاره یبایعه مثل عدة أهل بدر یرضی عنه ساکن السماء وساکن الأرض »وأخرج الرویانی فی مسنده . وأبو نعیم عن حذیفة قال : قال رسول الله ﷺ : « المهدی رجل من ولدی وجهه کالکوکب الدری » . وأخرج الرویانی فی مسنده . وأبو نعیم عن حذیفة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : « المهدی رجل من ولدی لونه لون عربی وجسمه جسم اسرائیلی علی خده الأیمن خال کأنه کوکب دری یملأ الأرض عدلا کما ملئت جورا یرضی فی خلافته أهل الأرض وأهل السماء والطیر فی الجو » .

ترجمہ :۔ نعیم بن حمادؒ اور امام حاکمؒ حضرت عمرو بن شعیب ؓ سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے (ایک موقع پر) ماہ ذی قعدہ میں مختلف قبائل کی کشاکشی ہوگی اور اس سال حجاج کی لوٹ کھسوٹ ہوگی اور "منیٰ" میں گھمسان کی جنگ ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے صاحب (حضرت مہدی علیہ الرضوان) مدینہ منورہ سے بھاگ کر مکہ میں پناہ گزیں ہوں گے۔ پس حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان پسند نہ کرنے کے باوجود بھی ان کی بیعت کی جائے گی۔ شرکائے بدر کی تعداد کے برابر لوگ ان کی بیعت کریں گے۔ آسمان وزمین کی مخلوق ان سے خوش ہوگی۔ امام رویانیؒ "اپنی مسند" میں اور امام ابو نعیمؒ حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے ان کا چہرہ روشن ستارہ کی مانند ہوگا۔ امام رویانیؒ اپنی "مسند" میں حضرت حذیفہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ رنگ تو عرب والا ہوگا (لیکن) جسم اسرائیلیوں والا ہوگا۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا۔ ایسے لگتے ہوں گے جیسے روشن ستارہ۔ وہ زمین کو عدل سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ ان کی خلافت کے دوران (نہ صرف یہ کہ) زمین و آسمان والے خوش ہوں گے (بلکہ) فضا میں اڑنے والے پرندے بھی مسرور ہوں گے۔

وأخرج (ك) ابن جریر فی تهذیب الآثار ، وفیه « وویلکم الجابر خیر أمة محمد الحفوه بمکة فانه المهدی واسمه محمد بن عبد الله یخرج الیه الأبدال من الشام وعصب أهل المشرق کأن

قلوبهم زبر الحديد رهبان بالليل ليوث بالنهار » وأخرج أبو نعيم : وأبو بكر بن المقرى فى معجمه عن ابن عمرو قال : قال النبى صلى الله عليه وسلم : « يخرج المهدى من قرية يقال لها كرعة » ، وأخرج أبو نعيم عن الحسين أن النبى صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة : « المهدى من ولدك » .

آپ کی فوج کی صفات

ترجمہ :۔ امام ابن جریرؒ نے ”تہذیب الآثار“ میں ایک روایت ذکر کی ہے اس میں ہے کہ۔ تمہارا حاکم فقیر کو غنی کردینے والا، امت محمدیہ کا سب سے بہتر شخص ہوگا۔ اس سے مکہ مکرمہ میں ملاقات کرنا وہ (حضرت) مہدی علیہ الرضوان ہیں جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں شام کے ابدال اور اہل مشرق کی جماعتیں چل کر آئیں گی۔ گویا ان کے دل لوہے کے ٹکڑے ہیں۔ وہ رات کو عبادت گزار اور دن کو (راہ خدا کے) شیر ہوں گے۔ امام ابونعیمؒ نے اور امام ابوبکر بن مقریؒ نے اپنی معجم میں عبداللہ بن عمرؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ مہدی کا خروج ایک بستی سے ہوگا۔ جس بستی کو ” کرعہ “ کے نام سے یاد کیا جاتا ہوگا۔ امام ابونعیمؒ نے حضرت حسینؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے (سیدہ) فاطمہؓ سے فرمایا، مہدی (اے فاطمہؓ) تمہاری اولاد میں سے ہوں گے۔

وأخرج (ك) ابن عساكر عن الحسين أن ﷺ قال : « أبشري يا فاطمة المهدى منك » وأخرج الطبرانى فى الكبير . وأبو نعيم عن على الهلالى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة : « والذى بعثنى بالحق إن منهما ـ يعنى من الحسن والحسين ـ مهدى هذه الأمة اذا صارت الدنيا هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا بعث الله عند ذلك منهما من يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين فى آخر الزمان كما قمت فى أول الزمان ويملأ الأرض عدلا كما ملئت جوراً » .

ترجمہ :۔ ابن عساکرؒ نے حضرت حسینؓ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اے فاطمہؓ خوشخبری ہو مہدی تیری اولاد میں سے ہوں گے۔ امام طبرانیؒ اور امام ابونعیمؒ نے حضرت علی ہلالیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بلاشک ان (حسنؓ و حسینؓ کی اولاد) سے اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جس وقت کہ دنیا فتنہ و فساد اور خرابی دین کی آماجگاہ بن جائے گی اور فتنوں کا ہجوم ہوگا۔ (آنے جانے کے راستے) معطل ہوجائیں گے۔ اور بعض بعض پر شب خون ماریں گے۔ اس وقت نہ تو کوئی بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ کوئی چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ ان (حسنینؓ) کی اولاد میں سے اس شخص کو

مبعوث فرمائیں گے جو ضلالت کے قلعوں اور غفلت کے پردے پڑے ہوئے دلوں کو فتح کرے گا۔ اور دین اسلام کو ایسے نافذ کردے گا جیسے آغاز میں میں نے نافذ کیا تھا۔ اور وہ عدل سے زمین کو ایسے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

واخرج (ك) الطبرانی عن عوف بن مالك أن النبی صلی الله علیه وسلم: قال: «تجیء فتنة غبراء مظلمة ثم یتبع الفتن بعضها بعضا حتی یخرج رجل من أهل بیتی یقال له المهدی فان أدرکته فاتبعه وکن من المهتدین».

ترجمہ:۔ امام طبرانیؒ نے حضرت عوف بن مالک ؓ کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے' ایک غبار آلود اور تاریک فتنہ (کا طوفان) آئے گا۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے مسلسل فتنے رونما ہوں گے۔ حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جس کو "مہدی" کے لفظ سے یاد کیا جائے گا ظاہر ہوگا۔ اگر تو اسے پائے تو اس کی پیروی کرکے ہدایت پانے والوں میں شامل ہوجانا۔

وأخرج (ك) الخطیب فی المتفق والمفترق عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: «یخلین الروم علی وال من عترتی اسمه یواطیء اسمی فیقتتلون بمکان یقال له العماق فیقتتلون فیقتل من المسلمین الثلث أو نحو ذلك ثم یقتتلون یوما آخر فیقتل من المسلمین نحو ذلك ثم یقتتلون الیوم الثالث فیکون علی الروم فلا یزالون حتی یفتحوا القسطنطینیة فبینما هم یقتسمون فیها بالأترسة إذ أتاهم صارخ ان الدجال قد خلفکم فی ذراریکم».

ترجمہ:۔ امام خطیب (بغدادی ؒ) نے "المتفق والمفترق" میں سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رومیوں کا میری عترت کے ایک شخص سے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا تصادم ہوگا۔ پس دونوں جماعتیں "عماق" نامی ایک جگہ پر برسرپیکار ہوں گی۔ پس مسلمانوں کی تہائی یا اس کے لگ بھگ قتل ہوجائے گی پھر دوسرے روز باہم جنگ ہوگی۔ اس دن بھی تقریباً" اتنی تعداد میں مسلمان شہید ہوں گے۔ پھر تیسرے روز بھی جنگ ہوگی اس دن رومی شکست کھاجائیں گے۔ بدستور اسی حالت پر رہیں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ ابھی وہ وہاں غنیمت کی ڈھالیں بانٹ ہی رہے ہوں گے کہ ان کے پاس آکر ایک شخص چیخ کر کہے گا کہ تمہارے اہل عیال میں پیچھے دجال پہنچ چکا ہے۔

وأخرج (ك) ابن سعد، وابن أبی شیبة عن ابن عمرو أنه قال: یا أهل الکوفة أنتم أسعد الناس بالمهدی.

وأخرج (ك) نعیم بن حماد فی کتاب الفتن بسند صحیح علی شرط مسلم عن علی قال الفتن أربع فتنة السراء وفتنة الضراء وفتنة کذا فذکر معدن الذهب ثم یخرج رجل من عترة النبی ﷺ یصلح الله علی یدیه أمرهم.

ترجمہ :- علامہ ابن سعدؒ اور ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص) ؓ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا اے باشندگان کوفہ تم تو امام مہدی علیہ الرضوان کی نصرت کرنے میں سب لوگوں سے زیادہ سعید ہو۔ امام نعیم بن حماد ؒ نے "کتاب الفتن" میں شرط مسلم پر سند صحیح کے ساتھ سیدنا علی ؓ کا فرمان نقل کیا ہے کہ فتنے چار قسم کے ہیں۔ خوشحالی کا فتنہ' بدحالی و تنگدستی کا فتنہ' اور ایسا فتنہ' پھر آپ نے سونے کی کان (کے فتنہ) کا ذکر فرمایا۔ بعد ازاں نبی ﷺ کی عترت (نسل) سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اصلاح فرمائیں گے۔

واخرج (ك) نعيم بن حماد عن ابن ارطاة قال: يدخل السفياني الكوفة فيستلها ثلاثة ايام ويقتل من اهلها ستين الفاً ثم يمكث فيها ثمان عشرة ليلة يقسم اموالها ودخول الكوفة بعد مايقاتل الترك والروم بقرقيسيا ثم يبعث عليهم خلفهم فتن فترجع طائفة منهم الى خراسان فيقتل السفياني ويهدم الحصون حتى يدخل الكوفة ويطلب اهل خراسان ويظهر بخراسان قوم تدعن الى المهدى ثم يبعث السفياني إلى المدينة فيأخذ قوما من آل محمد ﷺ حتى يوديهم الكوفة ثم يخرج المهدى ومنصور هاربين ويبعث السفياني فى طلبهما فاذا بلغ المهدى ومنصور الكوفة نزل جيش السفياني اليهما فيخسف بهم ثم يخرج المهدى حتى يمر بالمدينة فيستنقذ من كان فيها من بنى هاشم وتقبل الرايات السوداء حتى تنزل على الماء فيبلغ من بالكوفة من اصحاب السفياني نزولهم فيهربون ثم ينزل الكوفة حتى يستنقذ من فيها من بنى هاشم ثم يخرج قوم من سواد الكوفة يقال لهم العصب ليس معهم سلاح الاقليل وفيهم بعض اهل البصرة قد تركوا اصحاب السفياني فيستنقذون مافى ايديهم من سبى الكوفة وتبعث الرايات السود بالبيعة الى المهدى ۔

سفیانی

ترجمہ :- نعیم بن حمادؒ نے حضرت ابن ارطاہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہوگا تو تین روز اس میں گمراہی پھیلانے کی کوشش کرے گا۔ اور اہل کوفہ میں سے ساٹھ ہزار کو قتل کرڈالے گا۔ بعد ازاں کوفہ میں اٹھارہ راتیں قیام کرے گا۔ کوفہ کے (مقتولین) کے اموال لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ اس کا کوفہ میں داخلہ "قرقیسیا" کے مقام میں ترکیوں اور رومیوں کی باہم جنگ کے بعد ہوگا۔ پھر ان کے بعد ان پر فتنوں کا نزول ہوگا۔ پس ان میں سے ایک گروہ خراسان لوٹ جائے گا۔ پس سفیانی لڑائی کرے گا۔ قلعوں کو مسمار کرے گا۔ اور اہل خراسان کو طلب کرے گا (دوسری طرف) خراسان میں ایک قوم (حضرت) مہدی علیہ الرضوان کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑی ہوگی۔ بعد ازاں سفیانی مدینہ کی طرف لشکر روانہ کرے گا۔ جو حضرت محمد ﷺ کی آل میں سے ایک جماعت کو گرفتار کرکے اسے کوفہ پہنچادے گا۔ اس کے بعد امام مہدی علیہ الرضوان اور منصور'

مدینہ منورہ سے بھاگ کھڑے ہوں گے۔ سفیانی ان کی تلاش میں آدمی روانہ کرے گا۔ جب امام مہدی علیہ الرضوان اور منصور کوفہ پہنچ جائیں گے تو ان کو قتل کرنے کے لئے سفیانی کا لشکر ایک جگہ قیام کرے گا۔ لیکن سفیانیوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ پھر امام مہدی علیہ الرضوان روانہ ہوں گے یہاں تک کہ ان کا گذر ایک شہر پر ہوگا پس آپ وہاں کے ہاشمی قیدیوں کو رہا کرائیں گے (دوسری طرف) سیاہ جھنڈیوں (والے) روانہ ہوں گے۔ چلتے چلتے جب ان کا پانی کے گھاٹ پر پڑاؤ ہوگا تو کوفہ کے سفیانیوں کو ان کے پڑاؤ کی خبر ملے گی تو وہ بھاگ جائیں گے۔ پھر آپ (مہدی علیہ الرضوان) کوفہ قیام فرمائیں گے اور وہاں تمام ہاشمی قیدیوں کو رہا کرائیں گے۔ پھر کوفہ کے مضافات سے ایک قوم ظاہر ہوگی جسے "عصب" کہا جاتا ہوگا۔ اس کے ساتھ اسلحہ قلیل مقدار میں ہوگا۔ اس قوم میں بصرہ کے بعض باشندے بھی شامل ہوں گے جو سفیانی کے پیروکاروں کو چھوڑ چکے ہوں گے۔ پس یہ حضرات کوفہ کے تمام قیدیوں کو چھڑائیں گے (پھر) سیاہ جھنڈیوں (والے گروہ) بیعت کے لئے حضرت مہدی علیہ الرضوان کی طرف روانہ ہوں گے۔

واخرج (ك) نعیم بن حماد عن محمد بن الحنفیة قال: تخرج رایات سود لبنی العباس ثم تخرج من خراسان أخری سود قلانسهم سود وثیابهم بیض علی مقدمتهم رجل یقال له شعیب بن صالح من تمیم یهزمون أصحاب السفیانی حتی ینزل بیت المقدس یوطیء للمهدی سلطانه ویمد الیه ثلثمائة من الشام یکون بین خروجه وبین أن یسلم الامر للمهدی اثنان وسبعون شهراً۔

ترجمہ:۔ امام نعیم بن حمادؒ حضرت محمد بن حنفیہؒ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ (پہلے) بنو عباس کی سیاہ جھنڈیوں (والی جماعتیں) ظاہر ہوں گی۔ بعد ازاں خراسان کی طرف سے ایک سردار قوم ظاہر ہوگی جس کی ٹوپیاں سیاہ اور لباس سفید ہوگا۔ اس کا پیشرو قبیلہ تمیم کا ایک شعیب بن صالح نامی شخص ہوگا' یہ جماعت سفیانیوں کو شکست سے دوچار کرے گی۔ یہاں تک کہ یہ شخص بیت المقدس میں قیام کرے گا اور امام مہدی کی حکومت کو تقویت دے گا۔ اور آپ (مہدی علیہ الرضوان) کی مدد کے لئے تین سو شامی روانہ ہوں گے۔ اس تمیمی کے خروج اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کو اس کے امارت سپرد کرنے کے درمیان بہتر مہینوں کا وقفہ ہوگا۔

وأخرج (ك) نعیم بن حماد عن الحسن قال: «یخرج بالری رجل ربعة أسمر من بنی تمیم محروم کوسج یقال له شعیب بن صالح فی أربعة آلاف ثیابهم بیض ورایاتهم سود یکون علی مقدمة المهدی لایلقاه احد إلا فله» ۔

وأخرج (ك) نعیم عن علی قال لایخرج المهدی حتی یقتل ثلث ویموت ثلث ویبقی ثلث ۔

وأخرج (ك) نعيم عن علي قال: «لا يخرج المهدي حتى يبصق بعضكم في وجه بعض»
وأخرج (ك) نعيم عن عمرو بن العاص قال: «علامة خروج المهدي إذا خسف بجيش في البيداء فهو علامة خروج المهدي»
وأخرج (ك) نعيم عن أبي قبيل قال: «اجتماع الناس على المهدي سنة اربع ومائتين»

ترجمہ:۔ حضرت نعیم بن حمادؒ حضرت حسن ؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں "کہ" "رے" (کے مقام) میں بنو تمیم میں سے ایک میانہ قد' گندمی رنگ' قلیل المال اور ہلکی داڑھی والا شعیب بن صالح نامی شخص چار ہزار افراد پر شامل ایسی جماعت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ جن کے لباس سفید ہوں گے اور ان کے پرچم سیاہ ہوں گے۔ ان کے پیشرو مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔ ان سے جو شخص ملاقات کرے گا انہی کا ہو جائے گا

امام نعیمؒ حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا اس وقت تک ظہور نہ ہوگا جب تک کہ ایک تہائی مسلمان قتل نہ ہو جائیں اور ایک تہائی طبعی موت نہ مرجائیں اور ایک تہائی باقی نہ رہ جائیں۔ امام نعیمؒ حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مہدی علیہ الرضوان کا ظہور نہ ہوگا یہاں تک کہ تم میں سے بعض بعض کے منہ پر تھوکے۔ امام نعیم بن حمادؒ نے حضرت عمرو بن العاص ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب ایک لشکر (مکہ و مدینہ کے درمیان) زمین میں دھنسا دیا جائے تو یہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی علامت ہوگی۔ امام نعیم نے حضرت ابو قبیل ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حمایت پر لوگوں کا اجتماع ۲۰۴ ر دو سو چار میں ہوگا۔ (ضعیف)

وأخرج (ك) نعيم عن عمار بن ياسر قال «علامة المهدي اذا انساب عليكم الترك ومات خليفتكم الذي يجمع الأموال ويستخلف بعده رجل ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويخسف بغربي مسجد دمشق وخروج ثلاثة نفر بالشام وخروج أهل المغرب الى مصر وتلك أمارة السفياني»
وأخرج (ك) نعيم عن علي قال: اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد فعند ذلك يظهر المهدي على افواه الناس ويشربون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره

ترجمہ:۔ امام نعیمؒ حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی علامت یہ ہے جب تمہارے خلاف ترک تیزی سے لپکیں' اور تمہارا مالوں کو سمیٹ کر رکھنے والا خلیفہ مرجائے اور اس کے بعد ایک کمزور شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا اور بیعت کے دو سال بعد کرسی اقتدار سے اتار دیا جائے گا اور مسجد دمشق کے غربی حصہ میں ایک قوم کے دھنسائے جانے کا واقعہ پیش آئے۔ اسی طرح شام میں تین اشخاص کا خروج اور اہل مغرب کا مصر کی طرف روانہ ہونا یہ (گزشتہ امور) سفیانی کی امارت کا زمانہ بھی ہے۔ امام نعیم بن حمادؒ حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آسمان سے منادی یہ آواز لگائے گا کہ حق محمد ﷺ کی آل میں ہے۔ پس اس وقت لوگوں کے باتیں کرتے کرتے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو جائے گا اور لوگ ان کی محبت اس طرح جذب ہو جائیں گے ... انہی کا ...

تبرکات

قادیانی کانفرنس پر مولانا لال حسین اخترؒ کا وضاحتی بیان

قارئین جانتے ہیں کہ مئی ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں کی دو روزہ کانفرنس جہانگیر پارک کراچی میں ہوئی تھی۔ جس میں قادیانیوں کے لاٹ پادری ظفراللہ قادیانی وزیر خارجہ نے اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ ان دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی میں مبلغ حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے ظفراللہ کی تقریر پر اعتراض کیا تو ظفراللہ سمیت تمام قادیانیوں کو جان کے لالے پڑ گئے۔

ظفراللہ وزیر خارجہ تھا۔ پولیس نے اس کی خوشنودی کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ جلسہ درہم برہم ہوگیا۔ پولیس تشدد کو ”سند جواز“ عطا کرنے کے لئے کراچی کے اس وقت کے چیف کمشنر نقوی صاحب نے دوسرے دن اخبارات کو بیان جاری کیا۔ جس کا حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ نے جواب اخبارات کو جاری کیا۔ مولانا مرحوم کے مسودہ جات سے وہ بیان دستیاب ہوا ہے۔ جس پر آپ کے دستخط اور تاریخ درج ہے۔ ہم مولانا مرحوم کے ” دستخطوں کے عکس سمیت “ مولانا مرحوم کا وہ بیان شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا ایک باعث متذکرہ قادیانی کانفرنس کراچی بھی تھی۔ اس تناظر میں اب بیان پڑھیں۔

(ادارہ)

جہانگیر پارک میں قادیانیوں کی کانفرنس کے موقع پر جو ہنگامہ بپا ہوا اس کی تفصیلات کے تمام گوشے ہمارے سامنے آچکے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے‘ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ غیر قانونی حرکات کو یقیناً“کوئی شخص بھی بہ نظر استحسان نہیں دیکھ سکتا اور کسی شخص کو بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن اس ہنگامے کے متعلق محترم ابوطالب نقوی صاحب چیف کمشنر کراچی نے پریس کانفرنس میں جو بیان دیا ہے وہ حالات کی لاعلمی کا مظہر ہے۔ آپ نے ہنگامہ کی تمام ذمہ داری مسلم عوام پر ڈالتے ہوئے انہیں ” کرائے کے غنڈوں “ کا خطاب دیا ہے۔ حالانکہ اس کانفرنس کو خود قادیانیوں نے ہی محض ہنگامہ کی

نیت سے آراستہ کیا تھا۔ کیونکہ قادیانیوں کے امام مرزا بشیرالدین محمود نے پچھلے دنوں ربوہ میں تقریر کرتے ہوئے قادیانیوں کو حکم دیا تھا کہ :

” تمام ملک میں ایسے حالات پیدا کردو کہ کوئی ہمارے خلاف لب کشائی کی جرات نہ کرسکے۔ “

نقوی صاحب کے بیان سے عیاں ہے کہ آپ اصل حالات سے پوری طرح آشنا نہیں۔ آپ کی تمام اطلاعات یک طرفہ ہیں۔ جن کا منبع قادیانی اور پولیس افسر ہیں۔ شہر میں مولانا احتشام الحق تھانوی‘ مولانا حامد بدایونی‘ علامہ جعفر حسین صاحب‘ جیسے بااثر مقتدر مسلم علماء موجود ہیں۔ لیکن آپ نے نہ تو کانفرنس کی ابتدا میں کسی سے مشورہ کیا اور نہ ہی بعد میں کسی کی رائے طلب کی۔ آپ کو مسلم عوام کے احتجاج‘ جلسہ گاہ میں ہنگامہ‘ اور شہر میں لاقانونیت کی تفصیلات سے آگاہ تو کیا گیا۔ لیکن قادیانی مقررین کی اشتعال انگیزی اور پولیس کے بے پناہ تشدد کے متعلق کچھ بھی نہ بتایا گیا۔ آپ کو یہ تو علم ہے کہ پولیس پر پتھر پھینکے گئے۔ لیکن آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ پولیس نے پیراڈائز سینما سے نکلنے والے‘ صدر کلاتھ مارکیٹ میں سوئے ہوئے اور دفعہ ۱۴۴ کے حلقہ سے ایک میل دور ”جنگ“ کے دفتر میں کھڑے پر سکون عوام پر بے وجہ شدید لٹھ بازی کی اور لوگوں کے مکانوں دوکانوں تک میں گیس کے بم پھینکنے میں کوتاہی نہ کی۔ نقوی صاحب ایک ذہین اور باشعور افسر ہیں حالات سے لاعلمی کے باعث ایسی رائے کا اظہار کوئی عجب بات نہیں۔ آپ کی آگاہی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(ا) حکومت کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ جس جگہ کسی خاص عقیدہ کے لوگوں کی واضح اکثریت ہوتی ہے وہاں مخالف عقیدہ کے لوگوں کو پبلک جلسے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ قادیان میں کہ جہاں قادیانیوں کی اکثریت تھی۔ کسی مسلمان عالم کو تقریر کی اجازت نہ تھی۔ اور اس کی خلاف ورزی کے جرم میں متعدد علماء کو قید اور جرمانے کی سزا دی گئی۔ اسی طرح اب ربوہ میں مسلمانوں کو تقریر و تبلیغ کی اجازت نہیں اور اسی دستور کی بنا پر مسلم اکثریت کے شہروں میں قادیانیوں کو پبلک جلسوں کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔ چنانچہ پچھلے دنوں کراچی میں بھی جبکہ شہید ملت لیاقت علی خان وزیر اعظم اور خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ تھے۔ قادیانیوں نے پبلک جلسے کی اجازت چاہی لیکن حکومت نے قادیانیوں کو پبلک جلسہ کرنے کی اجازت دینے سے صاف انکار کردیا۔ اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے جب چوہدری سر ظفراللہ نے کیبنٹ میٹنگ میں یہ سوال اٹھایا تو خواجہ شہاب الدین صاحب نے انہیں جواب دیا تھا‘ کہ کراچی‘ سی۔ آئی۔ ڈی‘ کی رپورٹ یہ ہے کہ اگر کراچی میں جماعت قادیانیہ کا جلسہ ہوا تو جلسہ میں ہنگامہ بپا ہوجانا لازمی ہے۔ لیکن قائد ملت کی شہادت اور خواجہ صاحب کے تبادلہ کے بعد اب یہ صورت پیدا ہوگئی۔ جماعت قادیانیہ کے جلسے کی کامیابی کو حکومت نے

اپنی عزت کا سوال بنالیا' اور شہر کی تمام پولیس کو حکم دے دیا کہ جلسے کو ہر قیمت پر کامیاب بنایا جائے اور احتجاج کرنے والے مسلمانوں کو سختی سے کچل دیا جائے۔

(۲) حکومت کی یہ بھی پالیسی رہی ہے کہ اگر کسی جلسہ میں ہنگامہ کا اندیشہ ہو یا جلسہ کے دوران کوئی معمولی سا ہنگامہ بھی ہو جائے تو جلسہ فوراً" بند کروادیا جائے۔ کراچی میں جناح عوامی مسلم لیگ' انجمن مہاجرین' اور دیگر کئی جلسے اسی بنا پر بند کروا دیئے گئے۔ لیکن قادیانی کانفرنس میں پہلے روز شدید تصادم اور ہنگامے کے باوجود دوسرے دن کی کاروائی پر پابندی نہ لگائی گئی۔ بلکہ پولیس کے باوردی ملازم سرکاری لاری پر قادیانی کانفرنس کے انعقاد اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان کرتے رہے۔

(۳) اسلام اور قادیانیت میں ایک واضح تضاد ہے۔ قادیانیوں کے بیشتر عقائد مسلمانوں سے نہ صرف مختلف بلکہ بالکل متضاد ہیں۔ اس لئے قادیانیت کی تبلیغ ہی مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونے کی وجہ بن سکتی ہے۔ لیکن قادیانی کانفرنس میں تقریر نہ صرف قادیانیت کی تبلیغ تک محدود رکھی گئی بلکہ بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعے مسلم عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت عام دے کر انتہائی اشتعال انگیز پیرایہ میں اختلافی مسائل پر بحث کی گئی' اور نبوت کی قسمیں گنواتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا گیا کہ مرزا غلام احمد نبی ہے اور اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ ایسی تقریروں سے مسلم عوام کا مشتعل ہو جانا کوئی عقل سے بعید نہیں۔

(۴) قادیانی مقررین کے بعد ہنگامہ کی سب سے زیادہ ذمہ داری پولیس افسروں کے سر ہے۔ جنہوں نے تدبر کی بجائے لاٹھیوں سے حالات کی اصلاح کرنی چاہی۔ قادیانی مقررین نے اپنی تقریروں سے مسلم عوام کے دلوں میں نفرت کے جن جذبات کو سلگایا۔ پولیس کی لاٹھیوں نے اسے شعلہ بننے پر مجبور کردیا۔ جلسہ گاہ اور پارک کے باہر پولیس نے جس بے دردی اور جوش سے عوام پر لاٹھیاں برسائیں اس کی تفصیلات صرف وہی لوگ بتا سکتے ہیں جو خود جلسہ میں شریک تھے اور اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ اخبارات کے رپورٹر بھی پولیس کی لاٹھیوں سے نہ بچ سکے اور ایک گجراتی اخبار کے نمائندے کے سر میں پولیس کی لاٹھیوں سے شدید ضرب آئی۔ پولیس کے مظالم کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی شخص کسی ضروری حاجت یا واپس جانے کے لئے بھی کھڑا ہوتا تو پولیس والے لاٹھیاں لے کر اس پر پل پڑتے اور بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لاریوں تک لے جاتے۔ اسلامی حکومت میں قادیانیت کی جبری تبلیغ کے لئے پولیس کے اس متشددانہ رویہ سے عوام کا مشتعل ہو جانا ایک امر لازمی تھا' اور پولیس کے ہاتھ پٹنے والے ان مشتعل لوگوں سے قانون کے احترام کی امید رکھنا بے معنی ہے۔

ان چند گذارشات سے یہ بات عیاں ہے کہ کانفرنس میں ہنگامہ کی ذمہ داری کرائے کے غنڈوں یعنی

ڈاکٹر عبدالسلام، پاکستان دشمن طاقتوں کی شخصی یادگار

شیخ سعدیؒ نے کہا تھا کہ وہ دشمن جو بظاہر دوست ہو، اس کے دانتوں کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ یہ مقولہ نوبیل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام پر پوری طرح صادق آتا ہے جنہوں نے دوستی کی آڑ میں پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ انہیں 10 دسمبر 1979ء کو نوبیل پرائز ملا۔ قادیانی جماعت کے آرگن روزنامہ "الفضل" نے لکھا تھا کہ جب انہیں نوبیل انعام کی خبر ملی تو وہ فوراً اپنی عبادت گاہ میں گئے اور اپنے متعلق مرزا قادیانی کی پیش گوئی پر اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر مرزا قادیانی کی بعض عبارتوں کو کھینچ تان کر ڈاکٹر عبدالسلام پر چسپاں کیا گیا اور فخریہ انداز میں کہا گیا کہ یہ دنیا کا واحد موحد سائنس دان ہے جسے نوبیل پرائز ملا ہے۔ حالانکہ اسلام کی رو سے رسالت ﷺ کا منکر بڑے سے بڑا موحد بھی کافر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے منکر تھے۔ وہ حضور ﷺ کے بعد آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی (جن سے انگریز نے اپنے سیاسی مفادات کے حصول کی خاطر نبوت کا اعلان کروایا تھا) کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے اور اس طرح وہ اپنے عقائد کی رو سے دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر اور صرف اپنی جماعت کے لوگوں کو مسلمان سمجھتے تھے۔ چونکہ قادیانیت مخبروں اور غداروں کا سیاسی گروہ ہے، لہٰذا اس کی سرپرستی کرتے ہوئے سامراج نے ان کے ایک فرد کو نوبیل پرائز دیا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ یہ ایک رشوت ہے جو یہودیوں نے قادیانیت کو اپنے مفادات کے حصول کے لیے دی۔

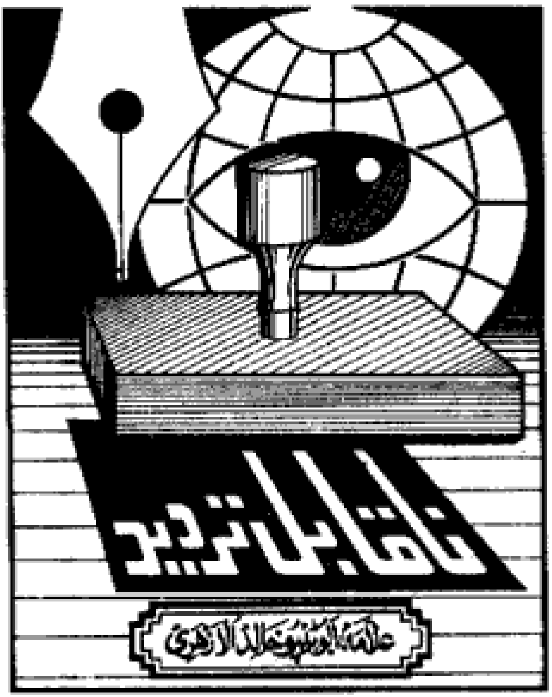

ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی جماعت کی خدمات پر "فرزند احمدیت" بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کے حکم پر 1966ء سے وفات تک مجلس افتاء کے باقاعدہ ممبر رہے۔ ان کے ماموں حکیم فضل الرحمٰن 20 سال تک گھانا اور نائیجیریا میں قادیانیت کے مبلغ رہے۔ ان کے والد چودھری محمد حسین جنوری 1941ء میں انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن کے دفتر میں بطور ڈویژنل ہیڈ کلرک تعینات ہوئے۔ قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے انہیں قادیانی جماعت ضلع ملتان کا امیر مقرر کیا، جس میں تحصیل ملتان، وہاڑی، کبیروالہ، خانیوال، میلسی، شجاع آباد اور لودھراں کی تحصیلیں شامل تھیں۔

ایک دفعہ انہوں نے خانیوال میں سیرت النبی ﷺ کے نام قادیانی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے

حضور نبی کریم ﷺ اور مرزا قادیانی کا (نعوذ باللہ) موازنہ شروع کیا تو اجتماع میں موجود مسلمانوں میں کہرام مچ گیا اور انہوں نے اشتعال میں آ کر پورا جلسہ الٹ دیا۔ چند نوجوانوں نے چودھری محمد حسین کو پکڑ کر جوتے بھی مارے۔ پولیس نے چودھری محمد حسین کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔ دو دن بعد ملتان میں ایک قادیانی اعلیٰ پولیس افسر کی مداخلت سے انہیں رہائی ملی۔ 10 ستمبر 1974ء کو سلام نے وزیراعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ اس کی وجہ انہوں نے اس طرح بیان کی:

"آپ جانتے ہیں کہ میں اسلام کے احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں۔ حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے' مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے۔ کسی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ کوئی شخص خالق اور مخلوق کے تعلق میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عمل درآمد کا آغاز بھی ہو چکا ہے تو میرے لیے بہتر یہی ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کر لوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے۔ اب میرا ایسے ملک کے ساتھ تعلق واجبی سا ہو گا جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو"۔

30 اپریل 1984ء کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی صدارتی آرڈیننس مجریہ 1984ء کی خلاف ورزی پر مقدمات کے خوف سے بھاگ کر لندن چلے گئے۔ رات کو لندن میں انہوں نے مرکزی قادیانی عبادت گاہ "بیت الفضل" سے ملحقہ محمود ہال میں غصہ سے بھرپور جوشیلی تقریر کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا طاہر کے سامنے صف اول میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطاب میں صدارتی آرڈیننس نمبر20 مجریہ 1984ء (جس کی رو سے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا) پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ مزید برآں انہوں نے امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر پاکستان کی تمام اقتصادی امداد بند کر دیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں مرزا طاہر نے ڈاکٹر عبدالسلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "صرف آپ میرے دفتر میں ملاقات کے لیے تشریف لائیں۔ آپ سے چند ضروری باتیں کرنا ہیں"۔ "فرزند احمدیت" ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے اپنی سعادت سمجھا اور ملاقات کے لیے حاضر ہو گئے۔ اس ملاقات میں مرزا طاہر احمد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ہدایت کی کہ وہ ضیاء الحق سے ملاقات کریں اور انہیں آرڈیننس واپس لینے کے لیے کہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالسلام نے جنرل محمد ضیاء الحق سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کے جذبات سے آگاہ کیا۔

صدر ضیاء الحق نے بڑے تحمل اور توجہ سے انہیں سنا۔ جواب میں صدر ضیاء الحق اٹھے اور المباری

سے قادیانی قرآن "تذکرہ" اٹھالائے اور کہا کہ یہ آپ کا قرآن ہے اور دیکھیں اس میں کس طرح قرآن مجید کی آیات میں تحریف کی ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ اس صفحہ پر مندرجہ ذیل آیت درج تھی:

انا انزلناہ قریبا من القادیان

ترجمہ : "(اے مرزا قادیانی) یقیناً ہم نے قرآن کو قادیان (گورداسپور بھارت) کے قریب نازل کیا"

اور مزید لکھا ہے کہ یہ تمام قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ضیاء الحق نے کہا کہ یہ بات مجھ سمیت ہر مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ بے حد شرمندہ ہوئے اور کھسیانے ہو کر بات کو ٹالتے ہوئے پھر حاضر ہونے کا کہہ کر اجازت لے کر رخصت ہوگئے"۔

امپیریل کالج لندن سے پی ایچ ڈی یافتہ یہودی ڈاکٹر یوول نیمان' ڈاکٹر عبدالسلام کے قریبی دوستوں میں سے ہیں۔ جن کی دعوت پر ڈاکٹر عبدالسلام اکثر اسرائیل کے دورہ پر جاتے رہے ہیں۔ ایک معروف صحافی کے سوال پر کہ جماعت احمدیہ کا اسرائیل میں تبلیغی مشن ہے' اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ڈاکٹر عبدالسلام نے اعتراف کیا تھا کہ "اسرائیل کے قیام سے پہلے کے زمانہ میں ہم وہاں آباد ہیں۔ وہ ہماری جماعت کے اہم آدمی ہیں۔ اسرائیل ان کا وطن ہے' ہم انہیں وطن بدر نہیں کر سکتے۔ رہا میری ذات کا تعلق تو میں ایسا سائنس دان ہوں جو جغرافیائی سرحدوں کا قائل نہیں۔ میرے لیے انسانیت سب سے اہم ہے۔ اگر مجھے کوئی کافر یا غدار کہتا ہے تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بو علی سینا کو بھی کافر اور زندیق کہا گیا تھا"۔

معتبر ذرائع کے مطابق بھارت نے حال ہی میں اپنے ایٹمی دھماکے اسی یہودی سائنس دان کے مشورے سے کیے جو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یوول نیمان امریکہ میں بیٹھ کر براہ راست اسرائیل کی مفادات کی نگرانی کر رہا ہے۔ اسرائیل کے لیے پہلا ایٹم بم بنانے کا اعزاز بھی اسی شخص کو حاصل ہے۔ پاکستان اس کی ہٹ لسٹ پر ہے اور اس سلسلے میں وہ بھارت کے کئی خفیہ دورے بھی کر چکا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ امریکی کانگریس کی بہت بڑی لابی اس وقت یوول نیمان کے لیے نوبل پرائز کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ اس کی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد امت مسلمہ کو نقصان پہنچانا ہے اور وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے ہر وقت مسلمانوں کے خلاف کسی نہ کسی سازش میں مصروف رہتا ہے۔ دنیا کی ہر مسلم دشمن قوت کے ساتھ اس کا براہ راست رابطہ ہے۔ اس نے ٹیکساس اور کیلی فورنیا کی دو بڑی یونیورسٹیوں کے اہم عہدوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تل ابیب یونیورسٹی اسرائیل کے شعبہ فزکس کا سربراہ بھی ہے۔ اس سے پہلے یہ شخص اسرائیل کا وزیر تعلیم و سائنس و ٹیکنالوجی بھی رہا۔ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر اس کی خاص نظر ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ان کی آنکھ میں کانٹا بن کر کھٹکتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالسلام کے پاکستان دشمن بھارتی لیڈر نہرو کے ساتھ بڑے دوستانہ مراسم تھے۔ نہرو نے

ڈاکٹر عبدالسلام کو آفر کی تھی کہ آپ انڈیا آجائیں ہم آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق ادارہ بنا کر دیں گے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ "وہ اس سلسلہ میں اٹلی کی حکومت سے وعدہ کر چکے ہیں لہٰذا میں معذرت چاہتا ہوں لیکن آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہاں کے سائنس دانوں سے تعاون کروں گا"۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی بھارتی "خدمات" کے عوض ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ برائے بنیادی تحقیق بمبئی' انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی اور انڈیا اکیڈمی آف سائنس بنگلور کے منتخب رکن رہے۔ گورونانک یونیورسٹی امرتسر (بھارت)' نہرو یونیورسٹی بنارس (بھارت)' پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ (بھارت) نے انہیں "ڈاکٹر آف سائنس" کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ کلکتہ یونیورسٹی نے انہیں سردیو پرشاد سردادھیکاری گولڈ میڈل اور انڈین فزکس ایسوسی ایشن نے شری آر ڈی برلا ایوارڈ دیا۔

بھارتی صحافی جگجیت سنگھ کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام کے ذاتی تعلقات تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام جب بھی بھارت جاتے' جگجیت سنگھ "ٹائمز آف انڈیا" میں ان پر بھرپور فیچر شائع کرتے۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام پر "Abdus Salam A Biography" (سن اشاعت 1992ء) کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ایک باب "The Ahmaddiya Jammat" ہے جس میں جگجیت سنگھ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے والے 7 ستمبر 1974ء کو پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ اور 1984ء کے صدارتی آرڈیننس جس کے تحت قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتے' کی سخت مذمت کی اور قادیانیوں کو "مظلوم" قرار دیتے ہوئے ان اقدامات کو حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک اور بے تکلف دوست جے سی پولنگ ہارو (J.C. Polking Horue) جو کیمبرج میں سلام کے شاگرد تھے اور بعد میں کیتھولک بشپ بن گئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی درخواست پر ہر سال قادیانی جماعت کے سالانہ جلسوں میں شرکت کرتے رہے۔ یاد رہے یہ وہی پولنگ ہارو ہیں جو پاکستان میں قانون توہین رسالت C / 295 کے خلاف امریکہ میں عیسائی جلوسوں کی قیادت کرتے ہیں۔ جن میں قادیانیوں کی بھی کثیر تعداد شامل ہوتی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جولائی 1994ء میں بیت الفضل لندن میں توہین رسالت ﷺ کی سزا کے خلاف تقریر کی تو مسٹر پولنگ ہارو اپنے کئی بشپ دوستوں کے ہمراہ وہاں موجود تھے۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے صاحبان اقتدار نے دانستہ طور پر ڈاکٹر عبدالسلام کی مندرجہ بالا غداریوں اور سازشوں سے مجرمانہ چشم پوشی کی اور ان "خدمات" کے عوض انہیں 1959ء میں ستارہ امتیاز اور تمغہ و ایوارڈ حسن کارکردگی اور 1979ء میں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز نشان امتیاز دیا گیا۔

سادگی اپنوں کی دیکھ' اوروں کی عیاری بھی

قادیانی مبالغے اور ان کی حقیقت

مولانا محمد نذر عثمانی

عالم انسانیت میں جتنی بھی اسلام دشمن تنظیمیں معرض وجود میں آئیں وہ نام رنگ ونسل کے اعتبار سے چاہے جتنا ہی مختلف ہوں لیکن ایک بات ان میں قدرے مشترک ہے اور وہ ہے اسلام اور صاحب اسلام ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا۔ زیر نظر مضمون برصغیر کی ایک ایسی اسلام دشمن تنظیم کے بارے میں ہے جس کا نام قادیانیت ہے۔ قادیانیوں کے موجودہ بھگوڑے لیڈر مرزا طاہر نے حالیہ دنوں میں سٹلائیٹ پر اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس سال 30 لاکھ افراد نے قادیانیت قبول کی۔ قادیانی ذریت بھی عجیب کشمکش کا شکار ہے۔ جب قادیانیت کی صفوں میں گرو (خلیفہ) اور اس کے اہلکاروں اور خاندان کے بارے میں بغاوت کے جراثیم سر اٹھانے لگتے ہیں یا وہ قادیانی نوجوان جن کو صرف مادی وسائل کا بہلاوا دے کر اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے ان میں کچھ حقیقت اسلام اور قادیانیت سے بیزاری کا عنصر سر اٹھانے لگتا ہے تو قادیانی گرو کوئی نیا خطبہ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز پر طرح طرح کے الہامات مکاشفات کے ذریعے ان کو جکڑے رہنے کی پالیسی اختیار کی جاتی ہے اور قادیانیوں اور دنیا کے دیگر مذاہب اور خصوصاً" اہل اسلام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پوری دنیا میں قادیانیت پھیل رہی ہے اور اتنے لوگوں نے قادیانیت کو بطور مذہب اختیار کیا ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مرزا طاہر اسی خوش فہمی کا شکار ہے۔ پوری دنیا میں ان کی سرپرستی کرنے والے ممالک جو نظریاتی طور پر اسلام کے نمبرون دشمن ہیں، خصوصاً" برطانیہ جس کی سابقہ تاریخ قادیانیت کو نبوت کے دعوے اور جہاد کو حرام قرار دلوانے کی مہم میں خشت اول ہے۔ مرزا طاہر اسی برطانیہ کے آغوش میں بیٹھ کر اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا کرتا تھا بلکہ اس سے بڑھ کر آپ میاں محمود خلیفہ قادیان کے اس حوالے کو پڑھیں جو اس نے عام قادیانی کے خیالات کے اظہار کے طور پر لکھا ہے۔ ملاحظہ کریں :

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں ' میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں انہیں احمدی ہی کہوں گا کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح

(مرزا غلام احمد قادیانی) کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ (حوالہ اخبار الفضل قادیان جلد نمبر 20 نمبر 3 مورخہ 27 جولائی 1932ء)

انہیں شرم کیوں آتی ہے' اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی مرزا محمود کو کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ ابھی ان میں کچھ غیرت موجود ہے۔ للذا وہ مرزا کی تحریریں پڑھ کر شرم محسوس کرتے ہیں لیکن جس کی اندر و باہر کی آنکھ بند ہو چکی ہو اس کو شرم آنے کا کیا سوال۔ (ناقل)

اسی طرح ایک اور جگہ پر یوں رقم طراز ہیں کہ :

ہمارے مخالفوں کا یہ پرانا اعتراض ہے کہ جو وہ حضرت مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف پیش کرتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ کے خوشامدی تھے اور اس وقت ہم سے جدا ہونے والا گروہ (لاہوری گروپ) بھی اعتراض کرتا ہے کہ تم گورنمنٹ برطانیہ کے خوشامدی ہو اس طرح غیر احمدی (مسلمان) بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نہ ان اعتراضات کی پرواہ کی اور نہ ہم کرتے ہیں۔ (اخبار الفضل جلد نمبر 3 نمبر51)

اسی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مرزا طاہر امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے فوراً" بعد ملک سے فرار ہو کر برطانیہ بھاگ گیا تاکہ پرانی خدمات کے صلہ میں وہاں بیٹھ کر اسلام کے خلاف سازشیں کر سکیں ہم قادیانی مبالغوں کی اصل حقیقت سے آپ کو روشناس کرانے کے لئے قادیانیت کے ماضی کی طرف لے جاتے ہیں۔ آج کی طرح اس وقت کی قادیانی قیادت بھی اس قسم کے مرض میں مبتلا تھی۔ جس میں آج کل مرزا طاہر گرفتار نظر آتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی رسالہ تحفہ الندوہ ص 8 روحانی خزائن جلد 19 ص 101 پر یوں تحریر کرتے ہیں کہ :

خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا۔ چند سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی۔ میں حلفاً" کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ باتیں سنتے وقت روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔

سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ 165 میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو .بفضلہ خدا (.بفضلہ شیطان) کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ تبلیغ رسالت جلد دھم ص 122 مجموعہ اشتہارات ج 3 ص 583 مورخہ 7 مئی 1907ء

ہر ایک پہلو سے خدا نے مجھے برومند کیا۔ چنانچہ ہزار بار شکر کا مقام ہے تقریباً" چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔ حقیقتہ الوحی ص 117 روحانی خزائن

ج 22 ص 553

اے مسیح موعود تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوئی تھی کہ میں نبی ہوں مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں اول، یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے دوم یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ انسانوں کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کردی۔ اخبار البدر قادیان جلد نمبر 8 نمبر 30 1909ء

جماعت کی تعداد اندازاً" بتا سکتا ہوں چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے غیر مبا -عین (لاہوری گروپ) کے ساتھ ایک معزز آدمی ہوگا۔ مرزا محمود کا سب جج عدالت گورداسپور میں بیان اخبار الفضل جلد نمبر 9 نمبر 101/ 102 ص 6 1922ء

چار لاکھ احمدی صفائے قلب کے ساتھ آپ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ پیغام صلح ص 2 15 جون 1908ء

خواجہ حسن نظامی کا دعوی ہے کہ میاں محمود خلیفہ قادیان بیس ہزار مریدین کی فہرست کبھی نہیں دے سکتے' کیونکہ خواجہ صاحب کے نزدیک کل ہندوستان میں احمدیوں (قادیانیوں) کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ پیغام صلح ج 5 نمبر 59 مورخہ 6 فروری 1918ء

مقدمہ اخبار مباہلہ میں قادیانی گواہوں نے قادیانیوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی۔ کوکب دری کے قادیانی مولف 1930ء کے قول کے مطابق بیس لاکھ قادیانی دنیا میں موجود ہیں۔ ستمبر 1932ء بھیرہ پنجاب کے مناظرہ مبارک احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے قادیانیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی (امام الکاذبین تو امام تھے' یہ ان کے چیلے ہیں دو سال میں تیس لاکھ) عبدالرحیم قادیانی مربی انگلستان میں مسئلہ قلبی کے سامنے بیان دیا کہ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے۔ پنجاب میں تقریباً" ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اس حساب سے 75 لاکھ قادیانی پنجاب میں ہیں۔ اس سرکاری مردم شماری کا خدا بھلا کرے کہ ساری چرب زبانی اور جھوٹے دعوؤں کا بھانڈا پھوٹ گیا' اور بالا آخر لاچار ہو کر میاں محمود خلیفہ قادیان کو اصلی تعداد تسلیم کرنی پڑی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو جس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم اپنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی۔ اس وقت اخبار بدر کے خریدار کے خریداروں کی تعداد 1400 تھی اس وقت سرکاری مردم شماری 56 ہزار ہے اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں 4000 سے زائد خریدار ہونے چاہییں الفضل ج نمبر 22 نمبر15 16 اگست 1934ء

ہماری جماعت تعداد کی رو سے پنجاب میں 56 ہزار ہے گویا بالکل غلط ہے۔ سرکاری رپورٹ 1931ء میں مجموعی تعداد 55 ہزار ہے جس میں لاہوری گروپ کے بھی کئی ہزار لوگ شامل ہیں۔ اس طرح میاں محمود کی جماعت کی تعداد پچاس ہزار بھی نہیں رہتی' مگر فرض کرلو کہ یہ تعداد درست ہے اور فرض کرو کہ پورے ہندوستان میں ہماری جماعت کے 20 ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ پچھتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں الفضل قادیان ج 21 نمبر 152 21 جون 1934ء

یہ مرزا طاہر کے پیشرو مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے خلیفہ کی کذب بیانیوں کی مختصر جھلک ہے۔

آج جب پوری دنیا دیگر تمام مذاہب سے بیزار ہو کر اسلام قبول کر رہی ہے مرزا طاہر کا یہ دعویٰ کہ پوری دنیا میں 30 لاکھ افراد نے قادیانیت قبول کی ہے یہ ایسا ہے کہ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے وعدہ کیا تھا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچے پر تحریر کرتا ہے کہ 'پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا' چونکہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے' اس لئے پانچ حصوں سے پچاس والا وعدہ پورا ہو گیا۔ بالکل اسی طریقے پر مرزا طاہر کے موجودہ 30 لاکھ کا عدد ہے مرزا طاہر کا یہ بیان سوائے جھوٹ دجل اور فریب کے کچھ نہیں اور اپنی قادیانی امت کو ایک جھوٹا دلاسہ ہے۔ اس وقت الحمد للہ عالم اسلام کی ایک نمائندہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی طور پر قادیانیت کے خلاف ایک موثر لائحہ عمل کے ساتھ کام کر رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ حالیہ دنوں میں جنوبی افریقہ' گیمبیا نے بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگادی ہے۔ مرزا طاہر اور اس کے حواریوں کے لئے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ عالم اسلام کا کوئی بھی ملک انہیں جائے پناہ دینے کے لئے تیار نہیں شیطان رشدی تسلیمہ نسرین اور دیگر اسلام دشمنوں کی طرح مرزا طاہر بھی اس وقت یہودیت و عسائیت کے اشارے پر چل رہے ہیں۔ قادیانی نوجوان اپنے عقائد اور مرزا کی کتب سے ناواقف ہیں انہیں صرف رائل فیملی کا وفادار رہنے پر عزت ملتی ہے ایسی ہزاروں سعید روحیں جن کو قادیانیت نے اپنے شکنجے میں دبایا ہوا تھا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ہمارا قادیانی عقائد رکھنے والے ہر شخص کے لئے یہی پیغام ہے۔ کہ قادیانیت کتب کی اندھی عقیدت کا چشمہ اتار کر مطالعہ کریں۔ آپ کو اسلام اور قادیانیت میں واضح فرق دیکھائی دے گا۔ اسلام نبی آخر الزماں ﷺ کی ذات کو ماننے کا نام ہے

عقیدہ ختم نبوت کی مذہبی اور تبلیغی اہمیت

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

نبی ﷺ کے علاوہ اگر کوئی راہنما ہو تو انسانی ساخت کے یہ اصول انسان کو بے راہ کردیتے ہیں۔ سورہ حج کی آیات ۸'۹ میں اس کی نشان دہی ہے۔

"اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑا کرتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ۔ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بھکادے۔ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔"

جو قوانین نبی آخرالزماں ﷺ اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں ان پر ماحول' معاشرہ' انفرادی واجتماعی تعصب کی پرچھائیاں نہیں پڑسکتیں۔ جو تہذیب اس عقیدے پر پھلے پھولے اور پروان چڑھے اس میں وحدت اور یگانگت ہوتی ہے۔ کسی زندہ تہذیب کے لئے جاندار روح صرف رسالت ہی ہوسکتی ہے۔ رسالت کے بغیر ہر تہذیب ادھوری بے روح اور بے بنیاد ہوتی ہے۔ جس طرح آنحضرت ﷺ کی رسالت تمام رسالتوں پر جامع ہے اسی طرح اسلامی تہذیب بھی تمام تہذیبوں پر جامع اور کامل ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ رسالت پر ہے اور اس کی تکمیل حضور اکرم ﷺ کی خصوصی حیثیت کو تسلیم کرنے سے ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی خصوصی حیثیت کو قران نے چار طریقوں سے بیان فرمایا :

۱۔ دعوت عام

۱۔ دعوت عام

۲۔ تکمیل دین

۳۔ نسخ ادیان سابقہ

۴۔ ختم نبوت

ان میں سے کسی جزو کا انکار تصور رسالت کو ناقص کردیتا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہی تہذیبی راہنما کا کام دیتی ہے۔ اگر نئی نبوت تسلیم کی جائے تو پہلی تین خصوصیات بھی ختم ہوجائیں گی اور بقول سید ابوالاعلیٰ مودودی : (بحوالہ : اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی)

"نیز اسلامی تہذیب کو نئی راہنمائی کی ضرورت لاحق ہوجائے گی۔" بقول ڈاکٹر خالد علوی (اسلامی

معاشرتی نظام' صفحہ ۳۶۵)

"یہ تمام اجزاء رسالت محمدی کے لازمی اجزاء ہیں اور انہیں پر اسلامی تہذیب کی عالمیت' وسعت' ابدیت اور پائیداری کا دارومدار ہے۔ خدانخواستہ ان میں سے اگر کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو اسلامی تہذیب کی روح ناقص ہوجائے گی۔"

عقیدہ ختم نبوت کی مذہبی ثقافتی اور تہذیبی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے سے انسان مرتد ہوجاتا ہے۔ اس کو اجازت نہیں ہوتی کہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں میں جائے' ان کے قبرستانوں میں دفن ہو یا اس کی میت کا جنازہ مسلمان پڑھیں۔ اس کے اعمال حج' روزہ' زکوٰۃ' وغیرہ باطل اور ضائع ہوجاتے ہیں۔ ایک اسلامی ریاست میں البتہ ایسے شخص کو بطور ذمی رہنے دیا جائے گا اور جو ذمیوں کے حقوق ہیں وہ اسے ملیں گے۔ وہ سربراہ مملکت نہیں بن سکتا' حج نہیں کرسکتا' اس کا ذبیحہ حلال نہیں۔ البتہ اسے قانونی مساوات حاصل ہوگی۔ مسلمان عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ غیر مسلم ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کی مذہبی ثقافتی حالت واضح ہوئی۔

ذیلی ... ۔ ۱۳سم

مسلم عوام کی بجائے تنخواہ دار پولیس افسروں اور بے لگام قادیانی مقرروں کے سر ہے۔ جنہوں نے اشتعال پیدا کیا۔

نقوی صاحب نے فرمایا کہ غیر قانونی حرکات کرنے والوں کے خلاف شدید کاروائی کی جائے گی۔ آپ کا فرمان بالکل بجا ہے' لیکن کیا قانون صرف مسلمانوں ہی کے لئے ہے؟ قادیانیوں اور پولیس کے لئے کوئی ضابطہ اور قانون نہیں۔ آخر میں نقوی صاحب سے بصد احترام "عرض کروں گا کہ یہ معاملہ سیاست کا نہیں' عشق اور عقیدے کا ہے۔ اور اسے لاٹھیوں سے حل نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت کو یک طرفہ اطلاعات کے چکر سے نکل کر مسلمانوں کی شکایات کو بھی سننا چاہیے۔ سوڈیڑھ سو قادیانیوں کے لئے سولہ لاکھ مسلمانوں کو کچلا نہیں جاسکتا۔

(مولانا) لال حسین اختر
مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت۔
بالمقابل ریڈیو پاکستان۔ بندر روڈ
کراچی نمبر ۱
مورخہ ۲۰ مئی ۵۳ء

شمع رسالت کا پروانہ

از: عزیز ملک

رسوائے عالم شردہانند اور راجپال کے عبرتناک قتل پر چند ہی برس گذرے تھے کہ ناقابل اصلاح مہاسبھائی ذہنیت نے پھر ایک بار انگڑائی لی اور ضلع کیمبل پور کے ایک بدباطن کراڑ بچے نے شان رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ ہوا یہ کہ حضرو تھانہ سے تین میل مشرق کی جانب ایک گاؤں برہ زئی میں آلو پیاز کی پھیری لگانے والے ادھیڑ عمر ہندو بھیشو نے کسی خاتون گاہک سے سودا بیچنے میں حد ادب کو پھلانگتے ہوئے بلاوجہ شان رسالتؐ پر گستاخانہ حملہ کیا۔ وقتی طور پر بات رفت گزشت ہوگئی کیوں کہ آس پاس کوئی مرد اس وقت موجود نہ تھا۔ بھیشو ہانک لگاتا گاؤں سے باہر نکل گیا۔ وہ ایک نواحی قصبہ نرتوپہ کا رہنے والا تھا۔ اس کا اصل نام بھوشن اور عرفی نام بھیشو تھا۔ وہ برسوں سے آس پاس کے دیہات میں سبزی کی پھیری لگانے آتا ہرچند اسے معلوم تھا کہ مسلمان دیہاتی ہی اس کے گاہک اور رزق کا وسیلہ ہیں اس کی بے لگام زبان مسلمانوں کے بارے میں زہر اگلنے سے باز نہ رہتی۔ مسلمان صبر سے کام لیتے، کہ کتے کی عف عف کا کیا جواب ! آخر کار اس کے دل کی خباثت ابل کر ایک روز ہونٹوں تک آگئی۔ یہ جولائی ۱۹۳۷ء کے پہلے ہفتے کا واقعہ ہے۔ گاؤں بھر میں چرچا ہوا۔

تیسرے چوتھے روز گاؤں کا ایک اٹھارہ سالہ نوجوان عبدالمنان دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں غورغشی کے مدرسہ سے صرف ونحو کا درس لے کر گھر واپس پہنچا تو اس کے بڑے بھائی حافظ غلام محمود نے کہا کہ بعد دوپہر جب دھوپ ذرا ڈھل جائے تو مجھے سائیکل پر حضرو چھوڑ آنا میں وہاں سے پنڈی کے لئے بس پکڑلوں گا۔ عبدالمنان نے کہا، ٹھیک ہے آپ ذرا دیر آرام کرلیں، میں بھی مسجد میں جا کر ستالوں۔ وہ گھر سے باہر نکلا تو کسی نے اسے بتایا بھیشو آج پھر گاؤں کی گلیوں میں ہانک لگاتا پھرتا ہے۔ عبدالمنان مسجد کے اندر جاتے جاتے رک گیا۔ اسے کچھ خیال آیا۔ ایک خیال جس نے اس کی تقدیر بدل دی۔ وہ تقدیر جس پر فرشتوں کو بھی رشک آئے۔ وہ تیزی کے ساتھ اپنے ایک دوست کے یہاں پہنچا اور اس سے کمانی دار چاقو مانگا جو حال ہی میں اس نے خرید کیا تھا، اور عبدالمنان کو بہت پسند آیا تھا۔ چاقو لے کر وہ اپنے شکار کی تلاش میں نکلا۔ بھیشو اس دوران گاؤں سے باہر کھلے کھیتوں سے ہوتا ہوا ڈیڑھ فرلانگ دور جا چکا تھا۔ عبدالمنان نے تعاقب کیا اور کھیتوں سے

پرے گھنے درختوں سے متصل ایک کنویں پر جالیا جہاں بھیشو کچھ دیر ستانے کو رک گیا تھا۔ عبدالمنان اس کے پاس جا بیٹھا اور ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگیں۔ بھیشو نے اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر پوچھا "یہ کیوں کھول رکھا ہے؟" عبدالمنان نے جواب دیا "ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔" دشمن رسولؐ کو اپنے انجام کا احساس ہو گیا اور وہ خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔

عبدالمنان نے پوچھا کہ تونے اگلے روز شان رسالتؐ میں گستاخی کی جرات کیوں کر کی۔ بھیشو کوئی معقول جواب نہ دے سکا تو عبدالمنان نے چاقو اس کے سینے میں پیوست کر دیا۔ وہ اٹھ کر بھاگنے لگا مگر اجل کہاں جانے دیتی ہے۔ عبدالمنان نے اسے گھٹنوں تلے دبوچ کر دو تین وار اور کئے۔ کافر کا ناپاک خون کنویں کے حوالی کی مٹی میں جذب ہونے لگا۔ بھیشو نے صرف اتنا کہا کہ مار تو چکا ہے اب تو بس کر۔ دشمن کو ابھی تک زندہ جان کر عبدالمنان نے اس کی شہ رگ کو چاقو کی دھار پر لیا اور اس کا کام تمام کر ڈالا۔ چند زمیندار جو کنویں سے چند گز ادھر اپنے کام میں مصروف تھے شور سن کر آگئے۔ کچھ دیر میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے برہ زئی اور آس پاس کے دیہات سے مسلمان جمع ہو گئے۔ کسی نے حضرو تھانہ جا کر اطلاع کر دی اور پولیس آگئی۔

ظہر کا وقت ہو چلا تھا جب پولیس کے جھرمٹ میں عبدالمنان کو حضرو لے جایا گیا۔ سینکڑوں آدمی تکبیر کے نعرے بلند کرتے ہوئے جلوس کی شکل میں ساتھ ساتھ گئے۔ حضرو پہنچتے پہنچتے ہزاروں کا مجمع ہو گیا۔ تھانہ کے مسلمان انچارج نے عبدالمنان سے کہا کہ تم اپنا بیان میری ہدایات کے مطابق لکھواؤ۔ عبدالمنان نے کہا یہ پٹی تم کسی اور کو پڑھانا۔ میں نے اللہ کے حبیبؐ کی محبت میں اپنا فرض ادا کیا ہے اور اب جھوٹ بول کر اپنے عمل کو ضائع نہیں کر سکتا۔

بہر کیف حضرو تھانہ میں عبدالمنان کا اقبالی بیان درج ہو گیا۔ تھانہ والوں نے کیمبل پور اطلاع دی کہ یہاں ہزاروں مسلمان مشتعل کھڑے ہیں اندیشہ ہے ہندو مسلم تصادم نہ ہو جائے۔ کیمبل پور سے سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دو تین چھوٹے افسر حضرو پہنچ گئے اور عبدالمنان کو کار میں کیمبل پور لے آئے۔ یہاں بھی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے عبدالمنان کو ہمدردانہ مشورہ دیا مگر اس نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا۔ دو تین روز میں استغاثہ مکمل ہو گیا۔ اقبالی بیان تو موجود تھا ہی۔ عبدالمنان سیشن سپرد ہو گیا۔ ان دنوں مرٹر جی۔ ڈی۔ کھوسلہ کیمبل پور کے ڈسٹرکٹ سیشن جج تھے۔ فریقین نے اپنے اپنے گواہ پیش کئے۔ مقتول کی طرف سے تو دو تین جگادھری ہندو وکلاء نے پیروی کی۔ پیشی کے روز عدالت کے باہر ہزاروں کا مجمع تھا۔ دراز قامت اٹھارہ سالہ نوجوان عبدالمنان مجرموں کی کٹہرے میں بڑے وقار کے ساتھ کھڑا مقدمے کی کاروائی سنتا۔ مقتول کی بیوی بھی گواہی کے

لئے پیش ہوئی اور اس نے جرح کے دوران اس حقیقت کا اعتراف کرلیا کہ عیشو اکثر مسلمانوں کے خلاف زہر چکانی کرتا اور منع کرنے کے باوجود باز نہیں آتا تھا اور آخر کار وہی ہوا جو غیر متوقع نہیں تھا۔ بیوی کے بیان نے مقتول شوہر کے استغاثہ کا حصار توڑ کر رکھ دیا۔

جی ڈی کھوسلہ نے قتل کو فوری اشتعال کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے عبدالمنان کو سات سال قید سخت کی سزا سنائی اور فیصلہ میں لکھا کہ مجرم اگر جواں سال نہ ہوتا تو اسے عمر قید کی سزا دی جاتی۔ جس وقت فیصلہ سنایا جارہا تھا عدالت کے باہر ان گنت مسلمان والہانہ نعرے لگارہے تھے اور حب رسولؐ کی برکھا اہل ایمان کے دلوں پر رم جھم برس رہی تھی۔ عبدالمنان کو عدالت کے عقبی دروازہ سے نکال کر عجلت کے ساتھ جیل پہنچادیا گیا اور مجمع بہت دیر انتظار کرنے کے بعد منتشر ہوگیا۔ انہیں افسوس ہی رہا کہ اس روز وہ اس جیالے عاشق رسولؐ کی جھلک نہ دیکھ سکے۔ مسلمانوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کے لئے تگ و دو کی۔ ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر کا خیال تھا کہ اپیل ضرور کرنی چاہیے مگر کچھ دوسرے مقتدر مسلمان وکلاء نے مشورہ دیا کہ سزا میں اضافہ کا امکان ہے۔ اس لئے اپیل نہ کرنا ہی قرین مصلحت ہے۔ چنانچہ اپیل نہ کی گئی۔

سات برس کی مدت قید چھوٹ کے ایام کی رعایت سے صرف پانچ برس رہ گئی جن میں سے عبدالمنان نے ایک برس ملتان اور چار برس پنڈی جیل میں گزارے۔

ایک محفل میں گذشتہ دنوں مجھے غازی عبدالمنان سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ میں اس کی باوقار اور متین شخصیت سے متاثر ہوا۔ اس نے یہ سارا واقعہ دھیمے لہجے میں مجھے خود سنایا۔ غازی عبدالمنان نے ان دنوں برہ زئی میں آٹا پیسنے کی مشین لگارکھی ہے۔ اس کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو پنڈی میں بیاہی ہوئی ہے۔ بڑا لڑکا انگلینڈ میں ہے اور خاصا متمول ہے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

۱۵ ستمبر بعد نماز عشا مرکزی جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا اللہ وسایا، مولانا احمد بخش، مولانا فضل الرحمان، اور دوسرے مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات کے ۲ بجے تک جاری رہی۔ ہزاروں سامعین نے شرکت کرکے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

جلتی سی گرمیاں

علاقہ نوکوٹ سندھ میں قادیانیوں کے ہاتھوں مسجد کی شہادت

نوکوٹ(منور علی راجپوت) انگریزوں نے سندھ میں بھی قادیانیوں کو اپنا بنانے کی خاطر تقریباً" ۱۸ ہزار ایکڑ جاگیر عطا کی اور اس کا زیادہ تر حصہ سندھ کے ضلع میرپور خاص میں آتا ہے۔ فضل بھمبھ ونفیس نگر کنری کے گردو نواح میں موجود ہے۔ اسی طرح نوکوٹ کے قریب ایک نصرت آباد فارم ہے۔ اس کے علاقہ دہیہ اکوٹہ چک نمبر ۴ کے قریب آج سے تقریباً" چالیس سال پہلے ایک مسلمان رحیم بخش گجر نے ایک زمین مقاطعہ پر لی' اور تقریباً" پچیس ۲۵ سال اس زمین کا مقاطعہ دار رہا۔ اس پر اس نے ایک مسجد تعمیر کی اور جب تک وہ اس جگہ پر رہا مسجد بھی آباد رہی۔ آج سے چار پانچ سال قبل ایک قادیانی اللہ رکھا نے اس زمین کو مقاطعہ پر لے لیا۔ اللہ رکھا قادیانی نے ۲۲ اگست کی شام مغرب سے قبل ٹریکٹر کے ذریعہ اس مسجد کو شہید کردیا اور اس میں موجود قرآن مجید بھی جو اس وقت مسجد میں تھے اس کی بے حرمتی ہوئی اور وہ بھی عمارت کے ملبہ میں دب گئے یہ علاقہ اگرچہ قادیانیوں کا تھا چند چیدہ چیدہ ہاری مسلمان تھے وہ اس بات کو لے کر نوکوٹ آئے نوکوٹ کے سرکردہ مسلمانوں نے مقامی انتظامیہ کے نوٹس میں لاتے ہوئے مسجد کی شہادت کا کیس داخل کرانے کے لئے مقامی تھانہ پہنچے' تو انتظامیہ نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا بلکہ سی ان سی کردی اس سے نوکوٹ کے سکول کے طلبا کرام نے پر امن احتجاجی جلوس ۲۴ اگست کو صبح ساڑھے نو بجے کے بعد نکالا' جلوس انتہائی پر امن تھا اور اپنے مطالبے کے لئے مٹھی روڈ نوکوٹ کا مشہور روڈ ہے اس سے گذر رہا تھا اسی روڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ ہے' جلوس جب قادیانی عبادت گاہ سے گزر گیا تو قادیانی عبادت گاہ سے مسلمانوں کے جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کردی جس سے دو مسلمان شدید زخمی ہوئے اس سے مزید اشتعال پھیلا اور اس سے شہر میں ایک بلوہ ہوا۔ ۴ قادیانی مسلح گرفتار کرلئے گئے۔ مسلمان اس سانحہ کے بارے میں پھر مقامی انتظامیہ کے پاس گئے لیکن مقامی انتظامیہ کے ایس ایچ او' ڈی ایس پی' ایس ڈی ایم نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم نے قادیانی گرفتار کرلئے ہیں' نوکوٹ کے اس واقعہ کے بعد شہر میں ہڑتال ہوگئی' نوکوٹ کے احباب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا احمد میاں حمادی سے رابطہ کیا مولانا نے وہاں کے دوستوں کو تسلی دی۔ مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی' اور کنری کے احباب موقع پر پہنچے تو جامع مسجد میں ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ صبح کو انتظامیہ سے ملاقات ہوئی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے جہاں مسجد

شہید ہوئی تھی وہاں جانے پر زور دیا لیکن مقامی انتظامیہ اس طرف آنے کو تیار نہیں تھی۔ مجلس کے راہنماؤں کے اصرار پر موقعہ کا مشاہدہ کیا گیا۔ وہاں جانے سے قبل ایک نوجوان میاں واد نے آکر مزید رپورٹ دی' کہ یہ مسجد اللہ رکھا قادیانی نے شہید کرائی ہے۔ نبی احمد قادیانی کا ٹریکٹر استعمال ہوا ہے اور نبی احمد قادیانی کا لڑکا نذیر اس ٹریکٹر کو چلا رہا تھا' اور اس وقت یہ قادیانی نشے میں تھے جب میں نے قادیانی اللہ رکھا سے کہا کہ تو نے مسجد کیوں شہید کرائی؟ اس میں تو قرآن مجید بھی موجود تھے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میاں واد نے حلفیہ بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دیا اس سلسلہ میں حضرت مولانا احمد میاں حمادی کے حکم پر مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیس درج کرانے کی خاطر ایک درخواست جمع کرادی۔ اس موقع پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ انتظامیہ اس کیس کو دبانے کے چکر میں ہے حالات جو انتظامیہ بیان کر رہی ہے اس کے برعکس ہیں۔ انتظامیہ کا دعوی یہ تھا کہ مسجد بوسیدہ تھی لیکن ایسا نہیں تھا۔ مولانا احمد میاں حمادی نے حیدر نامی آدمی سے پوچھا کہ یہ مسجد تو نے گرائی ہے اس نے کہا ہاں' میں نے اس کو گرایا ہے۔ پوچھا کس لئے کہنے لگا' نئی تعمیر کرنے کے لئے۔ مولانا محمد علی صدیقی نے پوچھا کہ یہ مسجد کتنی پرانی ہے کہنے لگا' تقریباً" چالیس سال پرانی۔ مولانا حمادی نے پوچھا بے آباد کب سے؟ کہنے لگا چار پانچ سال سے۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں گرائی' اب کیوں' اور پھر آپ اس میں نماز پڑھتے تھے؟۔ اس نے کہا کہ نہیں' پوچھا آپ نے کبھی اس کی صفائی کی' پانی کا انتظام کیا' کبھی پمپ چلایا' سب کا جواب نفی میں تھا۔ پوچھا کہ مسجد تو بڑی تھی چھوٹی کیوں بنائی؟ کہنے لگا' رات کو بنائی رات کو کیوں بنائی؟ کہنے لگا ڈی ایس پی صاحب کے حکم پر رات کو ٹریکٹر کی روشنی میں بنائی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے انتظامیہ سے کہا کہ ہماری ابھی تسلی نہیں ہوئی لہٰذا اس حیدر علی کو نوکوٹ لے چلیں وہاں باتیں کریں گے۔ اس پر انتظامیہ خاموش رہی اور اس دوران پولیس افسران خود ایک طرف الگ تھلگ کھڑے رہے جیسے اس واقعہ سے ان کا کوئی تعلق بھی نہ ہو کیونکہ مقامی انتظامیہ قادیانیوں کے سربراہ چوہدری محمود کے کہنے اور کئی لاکھ رشوت لینے کے بعد اس معاملہ کو دبا رہی تھی۔ نوکوٹ پہنچ کر مجلس کے راہنماؤں نے دیکھا کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح اس واقعہ میں ملوث ہے۔ لہٰذا ہم میرپور خاص جائیں اور مولانا فیض اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو لے کر ڈی سی صاحب کو ملیں اور حالات سے آگاہ کریں۔ بعد نماز جمعہ مقامی مسجد سے ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا' بعد نماز عصر مولانا فیض اللہ صاحب کی صدارت میں مقامی علمائے کرام کا اجلاس ہوا جس میں مجلس کے راہنماؤں نے تمام حالات سامنے رکھے اور اس کے بعد تمام احباب نے ڈی سی صاحب سے ملاقات کا مشورہ دیا۔ رات کو مولانا فیض اللہ صاحب کی قیادت میں ڈی سی صاحب سے ملاقات ہوئی اور حالات سے آگاہ کیا ڈی سی سید ممتاز شاہ صاحب نے حالات کو غور سے سنا اور ایس ڈی ایم میر

پور خاص جناب راشد محمود صاحب کو جوڈیشنل انکوائری افیسر مقرر کیا۔ ۲۹ اگست بروز ہفتہ کنری میں مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں ایک جلوس نکلا جس کی قیادت حمادی صاحب نے کی اور وہاں پر مجلس کے راہنماؤں کو اطلاع ملی کہ نبی سر شہر میں مسلمانوں پر ضلع عمرکوٹ کے ڈی سی نے بلا اشتعال لاٹھی چارج کرائی۔ مجلس کے راہنماؤں نے ۳۰ اگست کو نبی سر جانے کا اعلان کیا رات کنری میں قیام کیا کنری مجلس کے راہنماؤں کو اطلاع ملی کہ تحصیل ڈگری انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ کو نقصان پہنچانے پر ۱۲ مسلمانوں پر کیس درج کرلیا ہے اور جو مسلمان زخمی میرپور خاص ہسپتال میں تھے ان کو گرفتار کر رہے ہیں۔ ۳۰ اگست کی صبح یہ حضرات نبی سر ہو کر نوکوٹ پہنچے وہاں کے جماعتی ساتھیوں سے ملاقات ہوئی۔ ۳۱ اگست کو میرپور خاص سے مولانا فیض اللہ صاحب' مولانا بشیر احمد اور ڈی ایس پی شیر خان حالات کا جائزہ اور مسلمانوں سے مذکرات کے لئے نوکوٹ آئے۔ مولانا احمد میاں حمادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا نذر عثمانی' کے کہنے پر وہاں مسلمان کمشنر صاحب سے ملاقات کے لئے تیار تھے۔ یوں یکم ستمبر کو ایک بیس رکنی وفد کمشنر صاحب سے مولانا فیض اللہ' مولانا احمد میاں حمادی' کی قیادت میں ملا۔ جس میں نوکوٹ کے سرکردہ مسلمان موجود تھے۔ کمشنر صاحب نے ڈی سی صاحب' ڈی آئی جی اور ایس پی صاحب کو بھی اپنے دفتر میں بلایا' حالات کمشنر صاحب اور دیگر افسران نے سنے تو کمشنر صاحب اور ڈی سی صاحب نے واضح کہہ دیا کہ ہمیں وہاں کی مقامی انتظامیہ نے حالات سے بالکل بے خبر رکھا اور کہا کہ حالات پر امن ہیں۔ ہم اس لئے اس طرف نہیں آئے اس کے ساتھ جناب ڈی سی صاحب نے فوراً" قادیانیوں کے خلاف پرچہ درج کرنے اور مسلمانوں کے خلاف جو کیس درج ہو چکا تھا اس کو واپس لینے کا اعلان کیا اور علاقہ کے ایس ایچ او کو فوری طور پر جھڈو تھانہ سے تبدیل کر کے پرچہ درج کرنے کا حکم دیا جو رات گئے قادیانیوں کے خلاف ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور اس کے ساتھ ۱۴ قادیانی فائرنگ میں گرفتار ہوئے اور مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں ایک قادیانی گرفتار ہوا اور باقی قادیانی فی الحال مفرور ہیں ان کا سرکردہ چوہدری محمود اور اللہ رکھا اور بنی احمد جن ان کی گرفتاری کے سلسلہ میں انتظامیہ پوری کوشش کر رہی ہے۔ ۲ ستمبر کو ریسٹ ہاؤس فضل بھمبر میں جناب راشد محمود صاحب S D M میرپور خاص نے وہاں کے مسلمانوں کے مسجد کی شہادت اور نوکوٹ کے واقعہ کے بارے میں بیانات ریکارڈ کئے اور ایک قادیانی اس موقع پر کوئی بیان ریکارڈ کرانے نہیں آیا۔ اس موقع پر نصرت خداوندی یہ ہوئی کہ وہ شخص حیدر علی جو اس مسجد کے خلاف گواہی دے رہا تھا' اس نے آکر ایس ڈی ایم کے سامنے اپنا بیان ریکارڈ کرایا کہ یہ مسجد قادیانیوں نے گرائی ہے اور مجھے مجبور کیا ہے میں اس کیس کو اپنے ذمہ لے کر قادیانیوں کو بچالوں اور اس کے ساتھ جناب غلام نبی ایس ایچ او صاحب نے موقعہ واردات کا معائنہ کیا تو محراب کی طرف کے ملبہ سے شہید شدہ قرآن مجید

برآمد ہوئے۔ جن بے حرمتی ہوئی تھی' جو متعلقہ ڈگری کے مختار کار کی سربراہی میں برآمد کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور دیگر مسلمانوں کی انتھک محنت رنگ لائی اور اس علاقہ نصرت آباد فارم جو قادیانیوں کی اسٹیٹ خیال کی جاتی تھی اور پورے سندھ جہاں قادیانیوں کو کوئی خطرہ ہوتا تھا اس چوہدری محمود قادیانی کی پناہ میں آجاتے تھے آج اس چوہدری محمود کو خود پناہ کی ضرورت ہے۔ مسجد کی شہادت کے سلسلہ میں جو کیس تیار کیا اس کیس کے مدعی جناب حاجی محمد اشرف قائم خانی ہیں اور نوکوٹ فائرنگ اور توہین رسالت کے سلسلہ میں جو کیس درج ہوا اس کے مدعی جناب محمد سرور آرائیں ہیں اور اس کیس کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتھک مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد نذر عثمانی' کررہے ہیں اور تمام واقعہ اور کیس کی نگرانی حضرت مولانا احمد میاں حمادی کررہے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۲۵ ستمبر کو نوکوٹ' جھڈو' اور ۲۶ کو کنری اور میرپور خاص میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا تمام جگہ پروگرام انتہائی کامیاب رہے۔

حضرت امیر مرکزیہ کا دورہ بلوچستان

کوئٹہ' لورالائی' ژوب' میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ۹ ستمبر ۱۹۹۸ء کو کوئٹہ تشریف لائے۔ ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جمیعت علمائے اسلام اور دیگر دینی جماعتوں کے راہنماؤں نے مولانا انوار الحق حقانی' مولانا منیر الدین' مولانا عبدالواحد' حاجی سید شاہ محمد آغا' حاجی محمد فیروز' مولانا عبدالرحیم رحیمی' حاجی خلیل الرحمان' حاجی نعمت اللہ' حاجی نسیم خان' مولانا عبدالعزیز صاحب کی قیادت میں آپ کا استقبال کیا۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کوئٹہ

۱۰ ستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ امیر مرکزیہ نے صدارت فرمائی' حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے تلاوت فرمائی' مولانا قاری انوار الحق حقانی' ٹنڈو آدم کے مبلغ مفتی حفیظ الرحمان اور جمیعت علمائے اسلام کے ممتاز رہنما مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔

دوسری نشست ۱۱ ستمبر بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالواحد' مولانا اللہ وسایا' مولانا شفیق

الرحمان درخواستی کے بیانات ہوئے دونوں دن کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری مولانا عبدالعزیز جتوئی تھے

استقبالیہ

گیارہ ستمبر کیفے بلدیہ کوئٹہ میں حضرت امیر مرکزیہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں علمائے کرام، مشائخ، شیوخ الحدیث، تاجر، وکلاء، سیاست دان، مذہبی وسیاسی رہنما اور طالبان حکومت کے نمائندگان نے شرکت کی۔

خطبات جمعہ

جامع مسجد مرکزی مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جامع مسجد قندھاری مولانا اللہ وسایا، جامع مسجد گول مولانا شفیق الرحمان درخواستی، جامع مسجد عمر، مولانا جمال اللہ الحسینی جامع مسجد اقصیٰ، مولانا حفیظ الرحمان نے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے جامع مسجد قندھاری میں جمعہ کی نماز کی امامت فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

۱۲ ستمبر بروز ہفتہ مرکزی جامع مسجد لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنما مولانا عبدالواحد نے پشتو زبان میں خطاب فرمایا۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمان، مولانا اللہ وسایا، صوبائی وزیر مولانا اللہ داد خیر خواہ اور دیگر راہنماؤں کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ یاد رہے کہ ژوب کی طرح لورالائی میں بھی قادیانیوں کا عملاً "داخلہ بند ہے۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب

۱۳ ستمبر بروز اتوار بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ، مولانا شفیق الرحمان درخواستی، مولانا عبدالواحد، مولانا اللہ داو کاکڑ اور دوسرے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ غرض یہ کہ ۹ ستمبر سے شروع ہو کر ۱۳ ستمبر تک جاری رہنے والا حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا دورہ بلوچستان انتہائی کامیاب رہا۔ جگہ جگہ آپ کے مثالی استقبال ہوئے۔ عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے آپ سے بیعت کی۔ ۱۴ ستمبر کو ژوب کے شیخ التفسیر مولانا ضیاء الدین صاحب کے مدرسہ اللبنات کی ختم بخاری شریف وتقسیم اسناد کی تقریب میں آپ نے شرکت فرمائی اور اسی روز عصر کے قریب ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے آپ عازم سفر ہوگئے۔ جماعتی کارکنوں وعلمائے کرام کی بڑی تعداد نے آپ کو ایئرپورٹ پر رخصت کیا۔

دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہری پور کا انعقاد

گذشتہ روز شیرانوالہ گیٹ چوک ہری پور میں عظیم الشان دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شمع ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کرکے کانفرنس کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ کانفرنس سے مولانا قاری عبدالمالک عباسی' مولانا قاری محمد بشیر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا اور تحریک دفاع صحابہ کے سرپرست مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے خطاب کیا جبکہ معروف شاعر قاری محمد حنیف شاہد رامپوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی نبی کریم ﷺ کے باغی ہیں اور شب و روز ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اہل اسلام کو دامن مصطفیٰ سے علیحدہ کرکے مرزا قادیانی سے وابستہ کیا جائے اور مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے دامن سے علیحدہ کرکے جہنم کا ایندھن بنایا جائے۔ جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا باغی ہوگا وہ کسی بھی صورت ملک و ملت کا وفادار نہیں ہوگا۔ ان غداران ملک ملت سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کا پوری دنیا میں تعاقب کررہی ہے۔ افریقہ کے صحراؤں سے لے کر برطانیہ کے کلیساؤں میں ہماری جماعت نے قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے۔ پاکستان اور بیرون ممالک میں اب قادیانیت آخری ہچکی لے رہی ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور بیرونی دنیا کے مسلمان مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور مرزائیت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی جدوجہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شریک ہوکر قادیانیت پر ضرب کاری لگائیں۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے قادیانی لابی ملوث ہے اور اس پر ہمارے پاس ناقابل تردید حقائق و شواہد موجود ہیں۔ قادیانی آئے دن مسلمانوں کے ایمانوں سے کھیل رہے ہیں لہٰذا حکومت پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کراتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ میاں محمد نواز شریف نے احتساب کمیشن کا رکن بدنام قادیانی وکیل مجیب الرحمان کو بناکر اسلام اور پاکستان سے غداری کی ہے وہ کیا شریعت کا نفاذ کریں گے۔ جن کا ذاتی معالج بریگیڈیئر ڈاکٹر رشید قادیانی ہے۔

تحریک دفاع صحابہ کے سرپرست مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ

کی نبوت کامل واکمل ہے۔ انبیاء کرام اس دھرتی پر اللہ کے نمائندے ہیں وہ سیرت وصورت' کردار و عمل' تقوی وطہارت' اطاعت وبندگی' اور دین ودنیا کے معاملات میں اللہ رب العزت کے پسندیدہ اور برگزیدہ افراد تھے ان کی نبوت ورسالت کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی اور خود اللہ تعالیٰ ان کا راہنما اور استاد ہوتا ہے۔ نبی سچا ہوتا ہے' نبی حکومت کا مطیع نہیں ہوتا' نبی دین ودنیا میں حکومت وقت کا نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہوتا ہے۔ وہ معصوم ہوتا ہے' کردار میں جمال وکمال میں بے مثل ہوتا ہے الغرض کوئی اللہ تعالیٰ کے نبی کا مقابل نہیں ہوتا۔ مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے کہا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں غبی تھا۔ انگریز کے اشارہ پر اس نے جھوٹی نبوت کا دعوی صرف اس لئے کیا تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالا جائے' مرزا قادیانی نے ساری زندگی انگریز کی اطاعت اور جہاد کے حرام ہونے کا راگ الاپا' افواج پاکستان اور دیگر شعبوں کے کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں ملک پاکستان کا حقیقی دفاع اس بات کا متقاضی ہے کہ ملک وملت کے ان غداروں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرکے ملکی استحکام اور امن وامان کی صورتحال کو یقینی بنایا جائے۔

کانفرنس کے موقع پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری اداروں میں آبادی کے تناسب سے قادیانیوں کو ملازمتیں دی جائیں۔ محکمہ تعلیم اور وزارت دفاع سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ دینی جماعتوں کے گرفتار قائدین اور کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ سپاہ صحابہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل علامہ شعیب ندیم اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ختم نبوت کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر جناب حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی رقت آمیز اور پرسوز دعا پر ہوا۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے جناب حفیظ الرحمان' قاری عمر خان فاروقی' خالد اقبال' سیف الرحمان' حاجی منور حسین' شیخ ارشد محمود' صابر غفور علوی' فیصل مقصود' ندیم محمود' حافظ عبدالقیوم قریشی' قمر غفور علوی نے بھرپور تگودوڑ کی اور یوں کانفرنس کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئی۔

پتوکی میں عیسائی نوجوان کا قبول اسلام

اقبال مسیح نامی ایک عیسائی نے دفتر ختم نبوت پتوکی میں راجہ رستم ظہیر' حکیم عبدالرحمان' قاری ہارون الرشید' قاری تاج الدین شاکر کی موجودگی میں عیسائیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔ اللہ رب العزت اس نوجوان کو اسلام پر قائم ودائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبصرہ کتب

ادارہ

نام کتاب ________ بارگاہ رسالتؐ میں
ترتیب و تحقیق ________ محمد متین خالد
صفحات ________ 292
قیمت ________/150 روپے
ناشر ________ مکتبہ تعمیر انسانیت' اردو بازار' لاہور۔ فون 7237500

ہر مسلمان کے لیے اس سے بڑے نصیب کی اور کوئی بات نہیں کہ اسے مواجہہ شریف کے سامنے حاضری کی سعادت نصیب ہو اور وہ اپنی آنکھوں سے اس ارفع مقام کو دیکھ کر اسے صحن دل میں اتار لے۔ یہاں کی ارتعاش و تموج سے آشنائی حاصل کرے اور اس گنج حسن و خوبی سے خورسند اور بہ باش ہو جو اس کی زندگی کا استعارہ ہے اور جس کا ہر تار اس منبع خیرو خوبی کے ساتھ وابستہ ہے جو وجہ کائنات ہے۔

"بارگاہ رسالتؐ میں" جذب و عشق میں ڈوبی ہوئی ان ایمان پرور اور روح افروز کیفیات و احساسات کا حسین مجموعہ ہے' جو حضور نبی کریمؐ کے روضہ اقدس پر حاضری کے وقت ہر مسلمان کے قلب و نظر پر طاری ہوتی ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ اہل دل' جنہوں نے ان چشم دید کیفیات اور احساسات کی معراج کا ایک ایک لفظ ذوق و شوق کے رواں قلم اور محبت و عقیدت کی نوری روشنائی سے تحریر کیا۔ نوجوان سیرت نگار جناب محمد متین خالد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان ایمان افروز اور شاہکار تحریروں کو منتخب کر کے یکجا کر دیا۔ اس کتاب میں تقریباً ۷۰ کے قریب قدیم و جدید زائرین کے تاثرات ہیں۔ ان خوش نصیبوں میں علامہ اقبالؒ' پیر مہر علی شاہ گولڑوی' سید ابوالحسن علی ندوی' قاضی سلیمان سلمان پوری' ابن بطوطہ' قدرت اللہ شہاب' عبدالماجد دریا آبادی' ممتاز مفتی' نسیم حجازی' شورش کاشمیری' ماہر القادری' بشریٰ رحمان' عبدالرحمٰن عبد' بلیغ الدین شاہ' خلیل احمد حامدی' ریاض حسین چودھری' صاحبزادہ طارق محمود' عاصی کرنالی' عبادت بریلوی' عطاء الحق قاسمی' بریگیڈیئر گلزار احمد' مجیب الرحمٰن شامی' مولانا محمد شفیع اوکاڑوی' نذیر حق اور ڈاکٹر نصیر احمد ناصر سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بلا مسلک و امتیاز جید اہل علم و دانش شامل ہیں۔

بقول جمیل احمد عدیل یہ کیا کم اعجاز ہے کہ ان صاحبان ایمان و ایقان کے گوہربار قلم سے جو لفظ موتی بن کر جھڑے ہیں' ان کی باقی ادبی تحریروں کے مقابلے میں یہ جواہر ایک واضح اور امتیاز شان کے مالک ہیں۔ ان لفظوں میں سدا کے لیے تاثیر کی برق اسیر کر دی گئی ہے۔ مژدہ ان لکھاریوں کے لیے ہے کہ جب تک یہ دنیا رہے گی' ان کے شب چراغ لفظوں پر کبھی موت وارد نہیں ہوگی۔ ذکر حبیب کی بدولت انہیں سرمدی حیات بخش دی گئی ہے۔

بقول طالب ہاشمی ان کیفیات اور مشکبار تاثرات کو پڑھ کر مشام جان معطر ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا ہے اور قاری کیف و سرور کے ایک ایسے عالم میں پہنچ جاتا ہے جس پر نور کی بارش ہو رہی ہو۔ ان تاثرات کو ہم بلا مبالغہ تاریخ و تحقیق اور ادب و انشاء کا حسین امتزاج کہہ سکتے ہیں۔ رنگا رنگ کے ان دل آویز پھولوں کو یکجا کر کے ایک دلکش گلدستہ ترتیب دینے میں خالد صاحب نے خاصی محنت کی ہے۔ مزید برآں اس کتاب کے آخر میں مدینہ منورہ کے بارے میں پانچ نہایت قیمتی معلوماتی تحریریں بھی شامل ہیں۔

نامور دانشور جناب اشفاق احمد نے کتاب کے شروع میں گرانقدر تعارف لکھا ہے' جو قابل مطالعہ ہے۔ بقول ممتاز اقبال ملک "بارگاہ رسالتؐ میں" بارگاہ رسالتؐ میں قبول ہوگئی ہے۔

امید ہے علمی اور دینی حلقوں میں محمد متین خالد کی پہلی شہرۂ آفاق کتاب "جب حضورؐ آئے" کی طرح اس ایمان افروز کتاب کی بھی کماحقہ پذیرائی ہوگی۔ اپنے موضوع پر یہ ایک منفرد کتاب ہے اور ہر کتب خانے' لائبریری اور پڑھے لکھے گھرانے میں رکھے جانے کے لائق ہے۔ چونکہ یہ کتاب ہر قاری کے دل میں حضور نبی کریمؐ کی محبت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہے' اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کا خود مطالعہ کرے اور اپنے بچوں اور دوستوں کو بطور تحفہ پیش کرے۔

نام کتاب : تذکرہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
مصنف : حضرت مولانا عبدالکریم ندیم
ناشر : انجمن خدام الاسلام باغبان پورہ لاہور
صفحات : ۱۴۴
قیمت : درج نہیں

پاکستان کے ممتاز ادیب وخطیب حضرت مولانا عبدالشکورؒ دین پوری تھے۔ وہ دنیائے خطابت میں اپنی طرز کے آپ موجد وبانی رہنما تھے۔ عرصہ ہوا اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مگر آج بھی ان کا نام آتے ہی ہزاروں نہیں لاکھوں کے دل ودماغ ان کے خطابت کی چوکھٹ پر نچھاور ہونے کے لئے بے قرار ہوجاتے ہیں۔ پاکستان میں ان کی خطابت کے امین وارث وجانشین حضرت مولانا عبدالکریم ندیم ہیں۔ آپ نوجوان ہیں اپنی خداداد صلاحیتوں سے ایک دنیا کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے۔ رحمت عالم ﷺ کے ذکر مبارک' سیرت وصورت' اخلاق وکردار' پیدائش' جوانی' نبوت' وفات' گویا ولادت باسعادت سے وفات باکرامت تک کے تمام اہم واقعات پر مشتمل یہ خوبصورت گلدستہ مولانا عبدالکریم ندیم کے رشحات قلم کا آئینہ دار ہے۔ خوبصورت کاغذ' عمدہ طباعت' رنگین ٹائٹل' غرض یہ کہ کتاب میں جو خوبیاں ہونی چاہیں اس میں موجود ہیں۔ پڑھیں واقعی پڑھنے کی چیز ہے

انٹرنیٹ پر ختم نبوت کا پروگرام

VISIT

Almi Majlis Tahaffuze Khatme Nubuwwat

on the Internet at

http://www.khatme-nubuwwat.org/

چیف منسٹر پنجاب و چیف جسٹس لاہور سے گزارش احوال

محمد عثمان آرائیں سکنہ 2L-55 اوکاڑہ کی گرفتاری

قادیانی سازش کا شاخسانہ

ملک عزیز میں شیعہ سنی فسادات کرانے میں قادیانی ملوث ہیں۔

1۔ جھنگ میں دو آدمی پکڑے گئے تھے ان میں ایک قادیانی تھا۔ ایک ہندو، دونوں سکھر کے تھے۔ یہ خبر اخبارات میں عرصہ ہوا آچکی ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں شیعہ سنی دونوں طبقات برابر کے شریک عمل تھے۔ قادیانیوں نے اس اتحاد کو نقصان پہنچانے کے لئے شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دی۔

2۔ ایک بہت بڑے سرکاری افسر نے بتایا کہ چنیوٹ میں ایک شیعہ عالم اور ایک سنی عالم کو قتل کرنے کے لئے دو قادیانی مقرر کئے گئے تھے۔ راز افشا ہو گیا۔ اللہ تعالی نے فضل کیا کہ سانحہ ٹل گیا۔

3۔ جہاں تک شیعہ سنی اختلافات کو ختم کرنے کی بات ہے تاریخ گواہ ہے کہ سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے مقتدر رہنماؤں نے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا اور ملی یکجہتی کونسل کے نام سے جماعت بنا کر ان اختلافات کو ختم کرنے کے لئے مخلصانہ کوشش کی۔

4۔ اب 19 اکتوبر 1998ء روزنامہ جنگ لاہور (6 سٹار) صفحہ آخر کی خبر کے مطابق بلدیہ الیکشن جھنگ میں فقہ جعفریہ نے سپاہ صحابہ اور سپاہ صحابہ نے فقہ جعفریہ کو ووٹ دیئے اور **ایک دیوبندی** کے کونسلروں نے، مرد، عورت اقلیتی سیٹوں پر ایک دوسرے کے ممبر کامیاب کرائے۔ ان تمام تر کوششوں کے باوجود شیعہ سنی فسادات ختم نہیں ہو رہے جبکہ خود سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ دونوں علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ہمارا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں آخر وہ کون سا دشمن ہے جو سپاہ صحابہ و تحریک جعفریہ کی کوششوں کے علی الرغم شیعہ سنی فسادات ختم نہیں ہونے دیتا۔ یہ قادیانی ہیں۔ نہ صرف قادیانی دماغ پلاننگ، اور پیسہ کام کر رہا ہے۔ بلکہ وہ اس کے لئے افرادی قوت بھی مہیا کر رہے ہیں۔

محمد عثمان آرائیں کی گرفتاری۔

اب قادیانیوں نے اپنے پولیس افسران سے مل کر آپس کی مقامی سیاسی چپقلش سے فائدہ اٹھا کر ایک دوسرے کے مخالفین کو پھنسانے کیلئے نئی چال چلی ہے۔ اس کی ایک مثال جناب محمد عثمان آرائیں سکنہ چک نمبر 2L-55، اوکاڑہ کی گرفتاری ہے۔ محمد عثمان حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مناظر اسلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت مولانا محمد امین صاحب جامعہ خیر المدارس ملتان ایسے قابل فخر اور قابل احترام ادارے کے شعبہ تبلیغ کے انچارج ہیں۔ وہ بیک وقت قادیانیت، عیسائیت ایسے مذاہب باطلہ اور بعض فرقوں کے خلاف مناظر ہیں بھرپور معلومات اور حاضر جوابی کی نعمت سے قدرت نے ان کو حصہ وافر نصیب فرمایا ہے۔ اس کے باوجود طبیعت سادہ، دلائل گرم اور الفاظ نرم ہوتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دوست دشمن سبھی ان کی ذاتی شرافت اور علمی وجاہت کے قائل ہیں اب ان کے ایک صاحبزادے جو ہمیشہ دیہات میں رہے انتہائی سادہ طبیعت مسکین مزاج اور نیک سرشت نوعمر نوجوان ہیں۔ ان کو اوکاڑہ اور چک 55 کے قادیانیوں نے سازش میں پھنسانے کے لئے چال چلی۔ پیپلز پارٹی کے بعض حضرات کو ساتھ ملایا۔ بعض شیعہ پولیس افسروں کو جھانسہ دیا۔ مختلف ایجنسیوں میں جو قادیانی کمین گاہیں ہیں انہوں نے جھوٹی رپورٹیں مرتب کیں۔ اوکاڑہ میں عرصہ ہوا تحریک جعفریہ کے رہنما جناب محمد ارشد کے قتل کا سانحہ پیش آیا۔ (یا انہی سازش کاروں نے ان کو قتل کر دیا تاکہ وہ سازش کامیاب ہو سکے) اس کے کچھ عرصہ بعد محمد عثمان کو ان کے گھر واقعہ چک 55 سے پولیس ایک کار اور ایک موٹر سائیکل پر آئی۔ گھر سے بلایا اور بیسیوں آدمیوں کی موجودگی میں پوچھ گچھ کے لئے تھانہ لے کر جانے کا کہا۔ ابھی واپس آجائے گا کی نوید سنائی۔ ساتھ ہی اوکاڑہ اے بلاک سے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اوکاڑہ کے ممبر جناب محمد رمضان بھٹی ایڈووکیٹ کے نوعمر صاحبزادے محمد متین بھٹی کو ان کے گھر چھاپہ مار کر چاردیواری پھلانگ کر رات گئے گرفتار کیا اور ان کی موٹر سائیکل بھی پولیس ہمراہ لے گئی۔ جناب محمد رمضان بھٹی ایڈووکیٹ نے صبح اپنے گھر کی چاردیواری کے تقدس کی پامالی، بغیر وارنٹ گرفتاری موٹر سائیکل لے جانے اور بیٹے کی ناجائز گرفتاری پر پولیس کے خلاف ایک قرارداد بار میں جمع کرا دی۔ بار نے ہنگامی اجلاس بلا کر پولیس کی غنڈہ گردی پر قرارداد پیش کی اور وفد بنایا کہ ایس ایس پی اوکاڑہ مسعود عزیز سے ملا جائے۔ وفد ملا ایس ایس پی نے بار کے ارکان کو چھاپہ ڈالنے گرفتار کرنے کے واقعہ سے لاعلمی ظاہر کر دی اور کہا کہ کوئی اور ہوں گے باہر سے آئے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا لیکن دوسرے دن حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب ایس ایس پی صاحب کی پریس کانفرنس شائع ہوئی کہ حویلی لکھا سے ڈبل سوار موٹر سائیکل والوں کو گرفتار کیا گیا، وہ دہشت گرد نکلے کلاشنکوف برآمد ہوئی یہ افغانستان کے تربیت یافتہ ہیں۔ ارشد شیعہ رہنما کے قتل میں استعمال ہونے والی موٹر سائیکل برآمد ہوئی یہ عثمان آرائیں اور متین بھٹی تھے۔ اتنی غلط، بیانی فرضی کہانی، اور سراپا کذب و افتراء پولیس کہانی کے خلاف بیس بیس روپے کے اشٹامپ پر بیسیوں چک کے افراد نے حلف نامے لکھ کر دیئے ہیں کہ عثمان کو گھر واقعہ چک 55 سے پولیس نے ہمارے سامنے گرفتار کیا۔ یہ حلف نامے پر کرنے والے آرائیں کھوکھر جٹ، قریشی، انصاری، مختلف برادریوں کے کونسلر مسلم لیگ جمعیت علماء اسلام، دیوبندی، مسیحی، بریلوی، مختلف طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔

بار ایسوسی ایشن کی قرارداد موجود ہے کہ متین بھٹی کو گھر سے رات گئے گرفتار کیا گیا۔ اتنے بڑے جھوٹ اور فراڈ کو ثابت کرنے کے لئے قادیانی سازش سے دو بے گناہ نوجوانوں کو 302 کے کیس میں پھنسا کر ٹھکانے لگانے کی گھناؤنی اور مکروہ کوشش پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ پہلے قادیانی شیعہ سنی فساد کراتے تھے اور اب اس میں ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے علماء کرام کی بے گناہ اولاد کو پھنسوانا شروع کر دیا ہے۔ کیا چیف منسٹر پنجاب اور چیف جسٹس پنجاب ناحق نوجوانوں کو اس ظلم سے نجات دلوانے کے لئے کوئی اقدام کریں گے؟

ایس ایچ او اوکاڑہ اور ایس ایس پی اوکاڑہ سمیت تمام ان کرداروں کو سامنے لانے کے لئے ضروری ہے کہ اس سازش کو بے نقاب ہونا چاہیئے عدالت ہائی کورٹ کے جج سے آزادانہ انکوائری کروائے۔ تاکہ معلوم ہو کہ پولیس کس طرح شیعہ سنی فسادات کی آڑ میں بے گناہوں کو قادیانیوں کے کہنے پر ٹھکانے لگانے کے درپے ہے مسعود عزیز جناب ایس ایس پی خود نیک ذات شریف ہیں یہ امر بھی تصفیہ طلب ہے۔

میں تو کبھی نہ مانوں گا

میں تو کبھی نہ مانوں گا ' لاحول ولا
کانا بھی پیغمبر تھا ' لاحول ولا
بھانو سے شب کو ٹانگیں دبواتا تھا
آگے کیا ہوتا ہوگا ؟ لاحول ولا

خود ہی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے
میں ہوں مٹی کا کیڑا ' لاحول ولا

مٹی کا ڈھیلا منہ میں رکھ لیتا تھا
گڑ کی ڈلی سے استنجا ' لاحول ولا
خود کہا ہے حمل رہا نو ماہ مجھے
مجھ کو ہوا ' پھر میں پیدا ' لاحول ولا

خود ہی پاگل بی بی مریم بنتا ہے
خود ہی مریم کا بیٹا ' لاحول ولا

کبھی کہا میں بالمیک ہوں چوہڑوں کا
کبھی کہا میں ہوں موسیٰ لاحول ولا
دن کو سو سو بار کیا کرتا تھا مُوت
آدمی تھا یا پرنالہ ' لاحول ولا

سمجھ کے پگڑی ' اک دن بیوی کی شلوار
سر پہ باندھ کے آبیٹھا لاحول ولا

خود لکھتا ہے چودھویں شب کا چاند ہوں میں
یہ دعویٰ اور یہ بُوتھا لاحول ولا
گھر سے نکلا پہن کے الٹی گرگابی
دیکھ ذرا اس کا نخرا لاحول ولا

مرزا کے ماننے والوں سے کوئی یہ پوچھے
آدمی تھا یا پاجامہ ' لاحول ولا

جب بھی کہیں نام آیا اس کا گیلانی
منہ سے مرے فوراً نکلا لاحول ولا

سید امین گیلانی

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

عجوبہ

روزہ فرض ہے' روزے کے فضائل بے شمار احادیث میں آئے ہیں۔۔۔۔ اور ایسے فضائل کہ آدمی سن کو جھوم جاتا ہے۔۔۔۔ روزہ رکھنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔۔۔۔ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے تک شوق سے روزے رکھتے ہیں۔۔۔۔ اور اگر ماں باپ انہیں روزہ توڑنے کے لئے کہہ دیں تو بھی نہیں توڑتے۔۔۔۔ تیس پورے روزے رکھتے ہیں۔۔۔۔ یہی حال مسلمان بچیوں کا ہے۔۔۔۔ گھروں میں عورتیں بھی پیچھے نہیں رہتیں۔۔۔۔ مرد بھی اس معاملے میں کوتاہی نہیں کرتے۔

لیکن ذرا مرزا قادیانی کا حال سنئے۔۔۔۔ وہ روزے کس طرح رکھتا تھا۔۔۔۔ کیا کرتا تھا۔۔۔۔ اور اگر روزہ توڑ دیتا تھا تو اس کا کفارہ بھی ادا نہیں کرتا تھا۔۔۔۔ جبکہ روایات میں یوں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر روزہ نہ رکھے پھر بعد میں چاہے اس کی قضاء بھی کرلے' لیکن وہ ثواب اسے نہیں مل سکتا چاہے ساری زندگی روزے رکھتا رہے۔

اب ذرا دیکھئے' مرزا روزوں کے معاملے میں کس قدر لاپرواہ تھا۔۔۔۔ مرزائی کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے:

"مرزا کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس نے اس سال کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کردیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آٹھ نو روزے رکھے' پھر دورہ پڑا تو باقی چھوڑ دیئے۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس نے دس گیارہ روزے رکھے کہ دورے کی وجہ سے ترک کر دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو مرزا کا تیرہواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب دورہ پڑا' مرزا نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے' فدیہ ادا کر دیا۔ مرنے سے دو تین سال پہلے ہی روزے رکھنے چھوڑ دیئے تھے' فدیہ ادا کرتا رہا۔"

آپ نے نوٹ کیا۔۔۔۔ جو روزہ توڑا' اس کا بھی فدیہ ادا کیا' کفارہ ادا نہیں کیا۔۔۔۔ مغرب کے قریب دورہ پڑا اور روزہ توڑ دیا۔۔۔۔ یہ تک نہ سوچا کہ مغرب کا وقت تو ہو چلا ہے۔۔۔۔ روزہ کیوں توڑا جائے۔۔۔۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ روزے چھوڑنے اور توڑنے کا مرزا کو خاص شوق تھا اور کیوں نہ ہوتا۔۔۔۔ جھوٹے نبی ایسے ہی کام تو کیا کرتے ہیں۔

ہمارے تو چھوٹے بچے روزہ نہیں توڑتے۔۔۔۔ چاہے ان کی حالت کتنی ہی غیر ہو جائے' معلوم ہوا مرزا تو عام آدمی جیسا بھی نہیں تھا۔

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لا نبی بعدی

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ میں سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

۳۰ نومبر تا ۱۸ دسمبر ۱۹۹۸ء مطابق ۱۰ تا ۲۸ شعبان ۱۴۱۹ھ

پڑھانے اور لیکچر دینے والے حضرات

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کراچی
- حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب ملتان
- حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی شورکوٹ
- صاحبزادہ طارق محمود صاحب
- حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
- حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
- حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب ڈسکہ
- جناب محمد متین خالد صاحب
- جناب محمد طاہر رزاق صاحب
- مولانا خدا بخش صاحب
- مولانا محمد اسماعیل صاحب
- مولانا حفیظ الرحمن صاحب
- الحاج اشتیاق احمد صاحب
- مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

۱۔ کورس میں درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلباء کرام کے علاوہ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں

۲۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں دیگر ضروریات ناشتہ کھانا، کاغذ وغیرہ ادارہ فراہم کریگا

۳۔ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوا دیں، مدارس عربیہ کے طلباء کرام امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں

پتہ

شعبہ دارالمبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان، فون ۵۱۴۱۲۲